



MGI
Q2237K

39

*BP128.16

M84

1800Z

ISLAM

#61

.02237tk

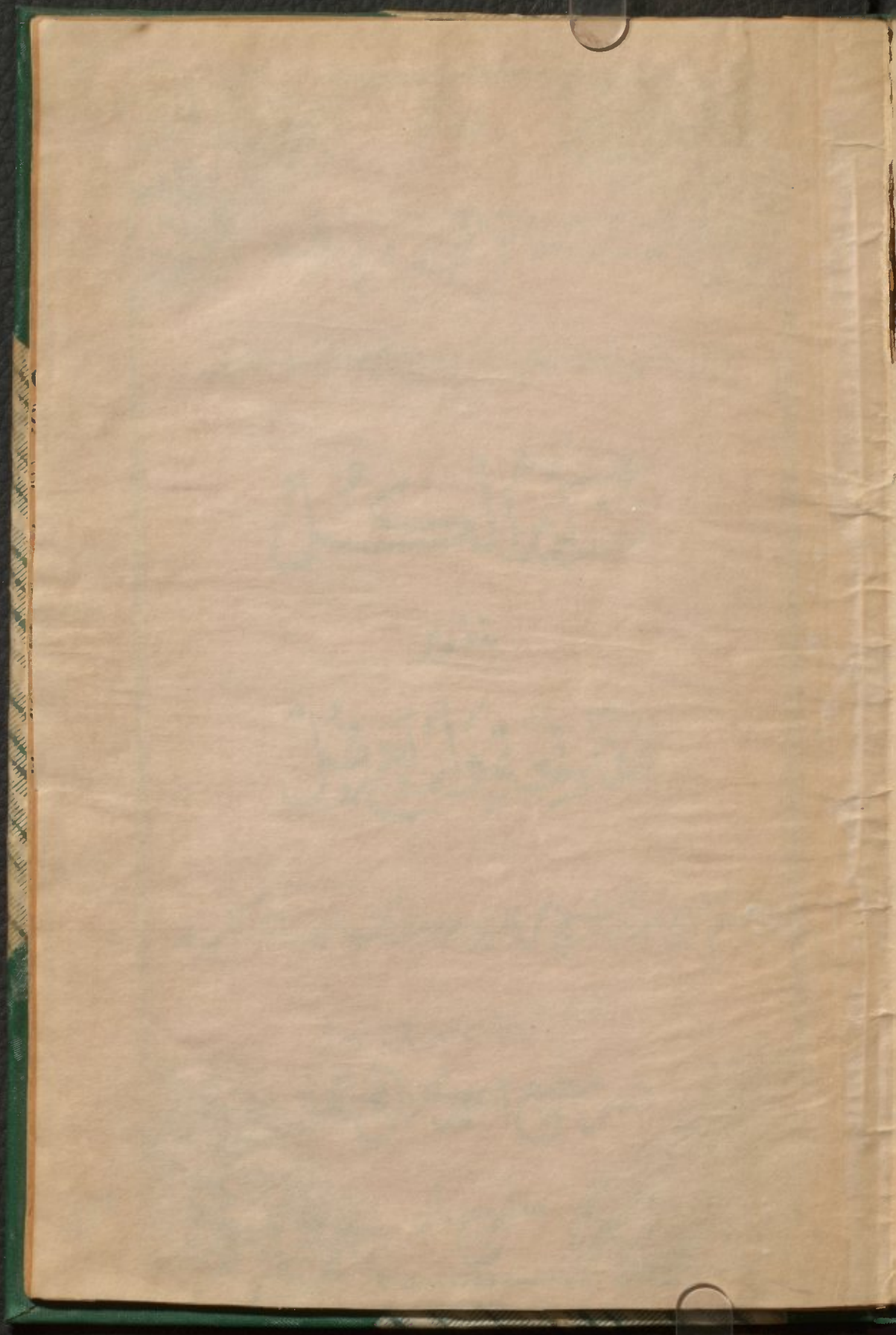
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES

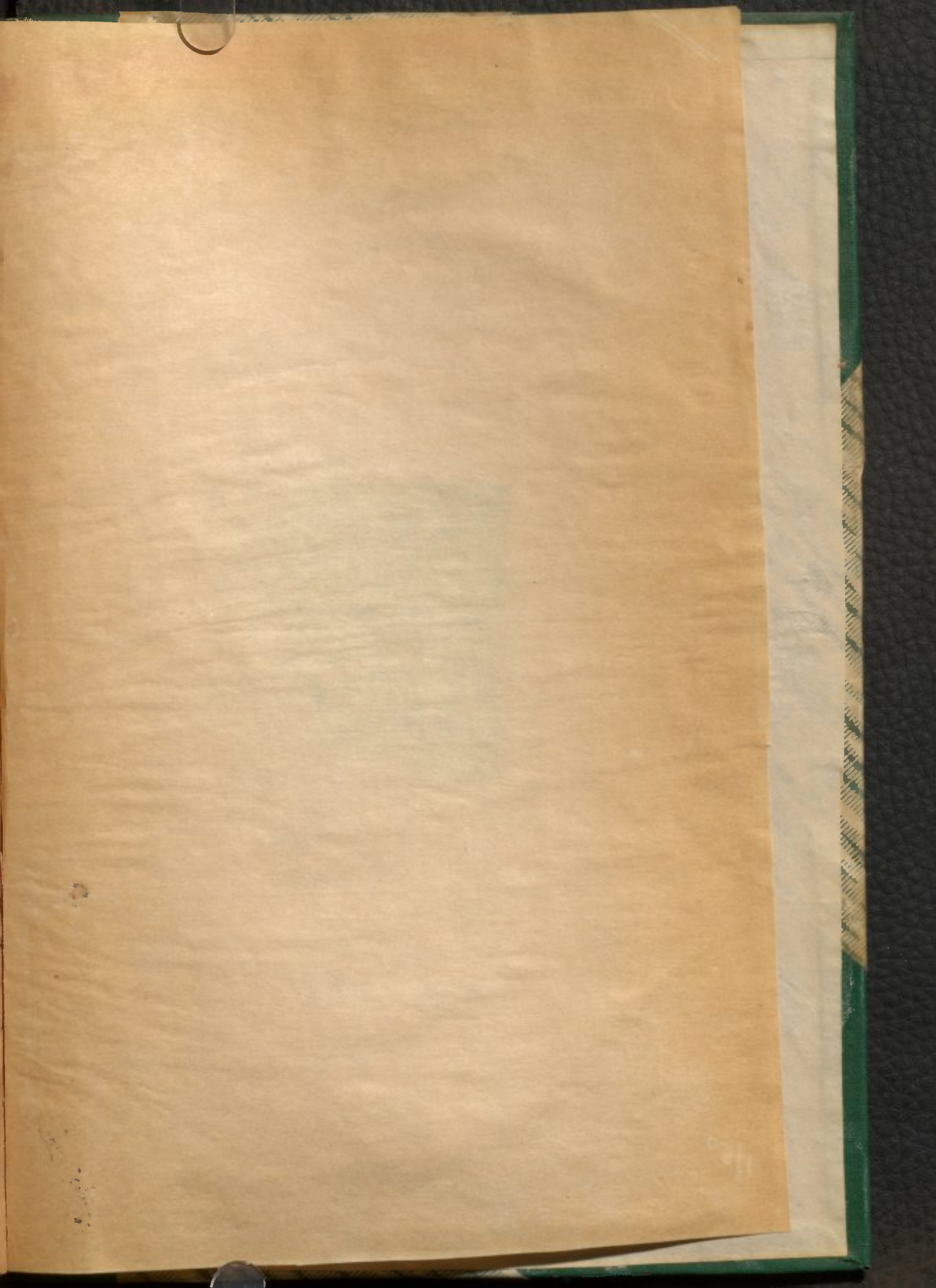
38683

*

McGILL
UNIVERSITY

3924958





اللَّهُ أَكْبَرُ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

Rannowji, Siddiq Hasan Khan

از تالیف تصنیف مولانا مولوی سید نواب صدیق حسن صاحب الوریاست پوپال

Takbir-ul-kul

تَذْكِيرُ الْكُلِّ

بِتَفْسِيرِ

الْفَاتِحَةِ وَأَرْبَعِ قُلُوبِ

بآیات تمام شیخ احمد پشیرنجی الدین مرحوم تاجرتب لاہور بازار کشمیری

کتاب خانہ نمبر ۱۰۱ اردو بازار پوپال

در مطبع احمدی واقع لاہور

مطبع احمدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي نزل القرآن على عبده ليكون للعالمين نورا وهدى والصلوة والسلام
 على خير خلقهم محمد وآله وصحبه الذين استقرت بهم أركان الإسلام وروى الموحدين عن
 أزدادت قلوبهم تنويراً. اما بعد اس رسالہ مختصر میں ترجمہ فرمادی پنج سورہ قرآن کا ہر جگہ
 ہے جن کی تلاوت کا اتفاق رات دن ہر مسلمان کو نماز میں ہوا اگر کسی سے مراد ان پانچ سورتوں سے فاتحہ
 الكتاب و ہر جہاں قل ہیں یہ ہر پنج سورہ توجیہ پر خداوند مجید کی دلیل ہیں جس نے ان کے لئے توجیہ
 وہ پکا مسلمان ہو گیا اب اس کی عبادت ٹھیک ہوگی اور وہ شرک سے بچ جائے گا بیان میں توجیہ
 و رد شرک کے علاوہ کتب مطولہ کے فی الحال میں مسائل مختصرہ لکھے گئے ہیں اور اس جگہ فقط بیان
 سے پران پانچ سو کے اقتصار و مختصار کیا گیا و خیر الکلام ما قل و ودل تمام کلام ان سو
 کے معانی پر تفسیر ترجمان القرآن و فتح البیان میں ہے اسیتفا تمام مضامین کا اس جگہ خواہ
 و فاترگ انبار ہے تفسیر کبیرہ میں فقط ایک سورہ فاتحہ سے دنل ہزار مسائل کا استخراج کیا ہے او
 شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم رحمہما اللہ تعالیٰ نے تفسیر معوذتین استقلالاً لکھی ہے مگر ان
 علوم عامہ کا سمجھنا اہل علم کا کام ہے نہ عوام کا اور مقصود ہمارا اس جگہ سمجھنا عوام کا ہے۔
 وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔

سورہ فاتحہ :- اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو جس کی صفت لا دیکھ فیض ہے اس سورت
 سے شروع کیا یہ دلیل ہے اس کی عظم نزلت و علوم مرتبہ پر اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اس کی نماز میں جس
 فاتحہ نہ پڑھی یعنی ہر رکعت نماز میں خواہ امام تھا یا مقتدی و ابتدا جو شخص رکوع میں شامل جماعت کو ہونا
 ہو اس کو لازم ہے کہ وہ رکوع کو رکعت نہ ٹھہرائے بلکہ جب آگے رکعت عقب سو پڑھے اس لیے اگر اس نے فاتحہ نہیں
 پڑھی ہو اور رکعت عقب ہی شمار میں آئی ہو کہ فاتحہ پڑھی جائے بلکہ مقصود اور روح اور لبت نماز گاہ ہے یہ مقصود
 اللہ تعالیٰ کی طرف نماز میں توجہ ہو اور حضور دل و نغفات: کہ سے جس نماز میں ل نمازی کا حاضر نہیں ہو
 ہے وہ نماز ایک تنہا روح ہوتی ہے اسی لیے شخص کی نماز میں کسی اتنی ہی نماز قبول نہیں ہوتی ہے کہ جس
 نماز میں کسی کو دل حاضر تھا دلیل اس پر یہ ہے کہ حضور نے فرمایا نماز ہے مناسبت

کلمے کو تین بار کہا پھر فرمایا بیٹھا دیکھتا ہے سورج کو یہاں تک کہ جب وہ درمیان دو قرن شیطان کے ہوتا ہے تب یہ اٹھ کر چار چوچیں مارتا ہے ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر حضور ادا کا مُسَلِّم اس حدیث میں ضائع کرنا وقت کا اس لفظ سے بیان کیا کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے اور ضائع کرنا ارکان کا اس لفظ سے بیان کیا کہ چوچیں مارتا ہے اور ضائع کرنا حضور کا اس لفظ سے بیان کیا کہ ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر حضور واجب ہے سبھی تو اب ایک نفع نماز کی معلوم کر لیتا چاہیے وہ قرات فاتحہ و شاید اللہ تعالیٰ تیری نماز قبول فرمائے اور یہ قبولیت کفارہ و نوب کا ٹھہرے عمدہ باب فہم فاتحہ کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے صحیح مسلم میں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہر سنیے تقسیم کیا نماز کو دو میان اپنے اور اپنے بندے کے ادھوں آدھ میرے بندے کے لیے ہر جو مانگا اس نے جب وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حمد کی میری میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ تو اللہ فرماتا ہے ثنا کی مجھ پر میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ وَاٰتَاكَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ درمیان میرے اور میرے بندے کے ہر اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا پھر جب کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور واسطے بندے کے ہے جو اس نے مانگا تمام ہو مضمون حدیث کا اس حدیث میں متامل کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سورت دو نصف ہے ایک نصف اللہ پاک کے لیے ہے کَسْبِیْنَ نَمَّک اور ایک نصف بندہ کے لیے ہے یہ دعا بندہ اپنے لیے کرتا ہے اور جس نے یہ دعا کہائی ہے وہ اللہ تعالیٰ جو ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ دعا ہر رکعت نماز میں مانگا کریں اور اس ثنا و دعا کو ہر نماز میں مکرر کرتے کر لیا کریں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پھمانت کی کہ جب ہم یہ دعا ساتھ اخاص و حضور دل کے کریں گے تو وہ ہم سے اس عا کو قبول فرمائے گا اب ہر انسان جان سکتا ہے کہ اکثر لوگوں نے اس امر کو ضائع کر دیا ہے قدر و قیمت اس نعمت کی نہیں سمجھی ہے

36623

قَدْ هَيَّوْكَ لَأَمْرٍ كَوْ فَطَنْتَ لَهُ فَأَرَبَا بِنَفْسِكَ أَنْ تَوْعَى مَعَ الْهَلْ

اب بعض حکماں اس سورت کے کچھ جاتے ہیں شاید تو نماز حضور دل سے پڑھنے لگے اور جو افعالیہ می زبان

صحیح مسلم میں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہر سنیے تقسیم کیا نماز کو دو میان اپنے اور اپنے بندے کے ادھوں آدھ میرے بندے کے لیے ہر جو مانگا اس نے جب وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حمد کی میری میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ تو اللہ فرماتا ہے ثنا کی مجھ پر میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ وَاٰتَاكَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ درمیان میرے اور میرے بندے کے ہر اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا پھر جب کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور واسطے بندے کے ہے جو اس نے مانگا تمام ہو مضمون حدیث کا اس حدیث میں متامل کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سورت دو نصف ہے ایک نصف اللہ پاک کے لیے ہے کَسْبِیْنَ نَمَّک اور ایک نصف بندہ کے لیے ہے یہ دعا بندہ اپنے لیے کرتا ہے اور جس نے یہ دعا کہائی ہے وہ اللہ تعالیٰ جو ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ دعا ہر رکعت نماز میں مانگا کریں اور اس ثنا و دعا کو ہر نماز میں مکرر کرتے کر لیا کریں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پھمانت کی کہ جب ہم یہ دعا ساتھ اخاص و حضور دل کے کریں گے تو وہ ہم سے اس عا کو قبول فرمائے گا اب ہر انسان جان سکتا ہے کہ اکثر لوگوں نے اس امر کو ضائع کر دیا ہے قدر و قیمت اس نعمت کی نہیں سمجھی ہے

نکات ہے نیز اول اس کو معلوم کر لے اس لیے کہ جو بات زبان سے نکلتی ہے اور دل اس پر مقفود نہیں ہوتا تو وہ عمل صالح نہیں سمجھا جاتا لکن قال تَعَالَى قَوْلُونَ بِاللَّسْتِمْ مَالِكِيسَ فِي ظُلْمٍ حَمِيمٍ سو پہلے سے استغاضی کے سمجھنا چاہیے پھر سما کی پھر فاتحہ کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اس کے یہ معنی ہوتے کہ میں پناہ بگڑتا ہوں اور مختصم ہوتا ہوں ساتھ اللہ کے اور اس کے آستانے پر بھاگ کر آتا ہوں اس دشمن سے کہ کہیں وہ مجھ کو میرے دین و دیر میں گزند و نقصان پہنچائے یا مجھ کو اس کام کے کرنے سے روکے جس کا مجھ کو حکم ہوا ہے یا جس چیز سے بچنے کی لگایا ہے اس پر مجھے آمادہ کرے اس لیے کہ سب سے زیادہ حرص شیطان کو بندگی کے بہکرنے پر اسی دم ہوتی ہے جبکہ وہ ارادہ کسی عمل خیر کا نہ ہے جیسے نماز و قرأت وغیرہ سو کوئی حیلہ اس کے ذبح کرنے کا بجز اس کے نہیں کہ انسان اللہ سے استغاضہ کرے اور اس کی پناہ میں آنا چاہے نفور تعالیٰ اِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُ ثُمَّ اجْعَلْنَا الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ اَدُوًّا لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس جب بندہ اللہ پاک سے طالب پناہ کا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مختصم کرتا ہے تو یہ استغاضہ سبب ہوتا ہے واسطے حضور قلب کے اب اس کلمہ کے معنی پہچان کر اس کو دل سے کہنا چاہیے نہ نرمی زبان سے جس طرح کہ اکثر لوگ نقطہ زبان سے کہتے ہیں اور معنی کا وہ بیان نہیں کرتے اسی لیے وہ دوسرے شیطان سے نماز میں محفوظ ہی نہیں رہ سکتے رہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں داخل ہوتا ہوں حرمت یا دعا وغیرہ میں اللہ کے نام سے نہ اپنے حول و قوت سے بلکہ اس کام کو اللہ کی مدد سے اور اس کے نام کی برکت سے کرتا ہوں یہی معنی بسم اللہ کے ہر اس کلام میں ہوتے ہیں جس کے اول میں بسم اللہ لکھی جاتی ہے دین کا کام ہو یا دنیا کا پس جب بندے نے اپنے جی میں اس بات کو حاضر کر لیا کہ میرا داخل مہاجرت میں اللہ پاک کی عانت سے ہے اور میں اپنی حول و قوت سے بری ہوں تو یہ ایک بڑا سبب ہے واسطے حضور قلبیہ و طرد سوانح کے ہر چیز سے رحمن رحیم دو نام ہیں ان کو رحمت کو نکلا ہے ایک دوسرے سے طبع تراور ٹھہرے جیسے علامہ و علیم بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے یہ دو اسم ترقیب ہیں ایک دوسرے سے زیادہ تراقب ہو فاتحہ ستائیت ہر ثلاث و نصف و سطر اللہ کے اور ثلاث و نصف و سطر بندگی کے اول اس کا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ہے حمد کہتے ہیں زبان سے ثنا کرنے کو جمیل اختیاری پر اس سے ثنا بلسان حال خارج ہوگی کیونکہ وہ ایک طرح کا لشکر ہوتا ہے جمیل اختیاری کو وہ چیز مراد ہے جو انسان اپنے ارادے سے کرتا ہے اور جن جمیل میں انسان کی صانع نہیں ہے جیسے جمال و عوہ اُس پر ثنا کرنا حمد کہلاتا ہے۔ حمد فرق در میان حمد و شکر کے یہ ہے کہ حمد تعریف ہے

لے سے
بہتے ہیں وہ
نہ کہ دل میں کیا
سے
شیطان سے
اس کا تعلق
اس کے
دیکھتے ہیں
ان کو نہ
نہا توں
بیش کا ہی
جایا ہے

اللہ کا تصرف زمین یا آسمان میں بتائے تو وہ مشرک فی التصرف ہو گا جس طرح کہ جہاں اہل اسلام یہ اعتقاد
 فاسد حق میں اولیا و قبور کے رکھتے ہیں عالمین جمع ہے عالم کی عالم کہتے ہیں گل ماسوا اللہ کو جو چیز اللہ کے
 سوا ہے فرشتہ ہو یا نبی انسی ہو یا جنی وغیر ذلک وہ سب مرئوب و مقہور و متصرف فیہ وفقیر و محتاج و نیاز مند
 بے نیاز ہیں جس کی شان حدہ لاشر کی ہے اور وہ غنی و محمد ہے کسی محتاج نہیں بلکہ سب بچے وجود و بقا میں اس کے
 حاجت مند ہیں چہر کہ مراد عالمین سے جو وہ ہزار عالم ہیں ہیکہ نہیں ہوا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے عوالم کا حال ہو اللہ کے
 کوئی نہیں جانتا و ما یعلم بخفواتہ الا اللہ و اس صیغہ جمع سے یہ بات ثابت ہر کہ کل ماسوا اللہ کا مرتبہ
 پالنے والا رزق دینو والا تدبیر کرنے والا بیدار کرنے والا مارنے والا بلانے والا اللہ ہے خواہ وہ مخلوق نہیں معلوم
 یازہ ہو اور حاضر و محسوس ہو یا غائب و محض ہوا اس لیے کہ کوئی مستحق عبادت ہو اور نہ لائق تصرف و لہذا بعد اس کے
 الرحمن الرحیم کہا ہے کیونکہ ربوبیت ایک شعبہ ہے رحمت کا یہی رحمت اس امر کی مستحق ہے کہ وہ ایسوں کو پالے
 پرورش کرے روزی دے ان کی مرادوں پوری کرے ان کی حاجتیں پلے ان کی بائیں لے ان کی حیات و
 و نشور کا بند و بست کرے سو وہ اللہ ہی کی شان ہے کہ کسی مخلوق کی خواہ و مقبول بارگاہ خداوندی ہو جیسے ناکمہ و
 انبیائے مرسلین اولیاء و شہداء و صالحین یا مردود و درگاہ ہو جیسے شیاطین و ثمان ہنم و ہونہ پیری و شجر و حیوان
 و قبور و فساد و غیرہ پھر فرمایا مالک يوم الدين اور ایک قرأت میں مالک آیا ہے اس سورت کے اول میں
 فاتحہ صاف ذکر الوہیت و ربوبیت و ملک کا کیا جس طرح کہ آخر سورہ مصحف قبل ان یخروا لرب العالمین الذلک
 الیہ الناس میں نہیں ہر ملہ و صاف کو ہیاں کیا ہے بالجملہ ان و صاف کا ذکر مجہول و عا اول قرآن میں آیا ہے پھر آخر قرآن
 میں ہی اب جو بندہ اپنے نفس کا ناصح ہوا اس کو فرمے کہ وہ اس جگہ توبہ و اعتقاد کو صرف کرنے اور عشت کرنے میں
 اس موقع سے بدل چہد فرمائے اور جان لے کہ علیم فقیر نے ان و صاف کو اول قرآن پھر آخر قرآن میں جمع
 نہیں کیا مگر اسی لیے کہ شدت حاجت عباد کو طرف معرفت صفات مذکورہ کے معلوم کیا ہر صفت ہنما ان صفات
 کے ایک سے جدا گانہ کہتی ہر ایک سے ایک صفت میں ہیں درود و صفت میں درود کہنے میں جیسے یہ الفاظ
 محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید ولد آدم کہ یہاں ہر صفت کے معنی غیر منفرد و صفت دیگر ہیں سو جب یہ بات
 بان لے کہ اللہ بخشنے آ رہا ہے اور اللہ بخشنے معبود ہے پھر جس نے اللہ کو پکارا اور اللہ کے نام یہ چنانچہ فرمایا گیا
 اور اللہ کی نذر مانی نوا جب اللہ نے گویا اللہ کو پہچان لیا اور سجدہ کیا کہ یہ کام اسی کر لیے جا سکتا ہے اور اگر اس
 شخص نے کسی اور مخلوق کو طیب ہو یا خبیث پکارا اور اس کے لیے جان نذر فرمایا تو اللہ کو وقت فرمایا کہ اللہ کا نام

تذکرہ
 حضرت سیدنا
 محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم

ہو یا اس کی سنت مانے تو گویا اسی مخلوق کو اپنا اللہ بنے معبود و خالق کیا اور معرفت اس شخص کو ویسی ہی
 ٹھہری جیسے کہ بنی اسرائیل کی معرفت تھی کہ انہوں نے گوسالہ کو پوجا اور گوسالہ کو بڑا ہی عزیز رکھا ہے جو اللہ کے
 سوا اللہ کا معبود ٹھہرا ہے شجر ہو یا حجر زشتہ یا ستارہ یا جن یا بشر یا قبر یا کس کا چلہ و مکان یا کوئی نیش
 و تھانہ مگر جب بنی اسرائیل پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے غیر اللہ کو پوجا جو وہ گمراہ تھے اور جو ذکر قرآن
 میں آیا ہے وہ کہو گے **وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَئِن لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ فِئْتَانًا يَلْقَاؤُنَا فِي الْحَبشَةِ هَوِّنَا عَلَى أَنْ تُصَلِّبُوا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَجَاءُوا بِمَثَلٍ هُنَّ حُلَاهِبَاتُ لَأَجْمَلٍ يُسْتَعْتَابُ بِضْعَ شُكْرٍ لَمَّا تَبَايَعْتُنَّ فِي الْحَبشَةِ مَوَدَّةَ الْمُضَرِّيِّمْ أَفَتَعْبَأْتُنَّ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ إِذْ تُبَايِعْتُنَّ عَدُوًّا أَمْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ** اور جو اس سے پہلے تو یہ
 سے شکر لٹ جاتا ہے جبکہ پہلے دل کوئی جو روزیہ یعنی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر میں تو تائب ہوا اور باطن میں
 یہ مشورہ فاتح ہے جس طرح کہ امن مانے میں اکثر خالق کا حال ہی ملتا ہے **ع** میں ہوا یا صنم ہاتھ میں قرآن پڑھا
 رکھے سنے ہیں کہ تصرف کے سوا اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے اور اسی کا تصرف ہر چیز میں چلانا ہے اور یہی حق ہے
 بہت پرست لو کہ جن کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا تا کہ کیا تھا جس طرح کہ باجواز کراصل کا قرآن مجید
 میں آیا جو وہ بھی اس کے قائل تھے کہ مالک شہر کا اور تصرف ہر شے میں ہے کہ **لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذْ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمَّا يَنْزِلُ فِي السُّورَاتِ لَمَسٌّ لَكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتُحَسِّنَ إِلَىٰ أَنْ يَنْزِلَ إِلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ** اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا
 کے ٹٹنے کے لیے پکارے پھر کسی مخلوق کو کسی اس کام کے لیے پکارتے خصو صاً اپنے نفس کو طرف عبودیت مخلوق
 مذکور کے منسوب کر دینا یوں کہ **فَلَا تَنْسُوا اللَّهَ الَّذِي تَتَّبِعُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بَلِّغُوا رِسَالَاتِ اللَّهِ وَلْيَخْشَ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ** اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا
 نام رکھے و خود مالک تو اس نے گویا اس مخلوق کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اس کے پکارتے میں اپنی جان کو اس کا
 بندہ و عبد سمجھا یا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطے اس کو کیا اور یہ اسی کی کیا کہ وہ کوئی خیر لے اور کسی
 کو نہ کرے اور جب پنا نام عبد رکھا تو اس مخلوق کو جو کہ سب جہا اگرچہ اس بات کا اقرار نہیں کیا ہے کہ وہ رب العالمین
 ہو بلکہ بعض ربوبیت کا حج و کیا ہو اللہ پاک ان میں سب پر رحم کر جو اپنی جان کا خیر خواہ ہے اور ان تہات کا لفظ قرآن
 ہے اور کلام اللہ علم سے اس بات کا سائل ہے کہ انہوں نے اس سورت کی تفسیر یوں ہی کی کہ وہ یا نہیں اس کی کہ علماء
 صاحب راطہ ستیم میں اور ابن عربین کی تفسیر فرماتے ہیں کہ جو مفسرین کے وہی ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا
يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ سَأِلِينَ تُخَلِّفُونَ هُمُ الْمُسَلِّمِينَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا
يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ سَأِلِينَ تُخَلِّفُونَ هُمُ الْمُسَلِّمِينَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا
يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ سَأِلِينَ تُخَلِّفُونَ هُمُ الْمُسَلِّمِينَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا

بنی اسرائیل کی معرفت تھی کہ انہوں نے گوسالہ کو پوجا اور گوسالہ کو بڑا ہی عزیز رکھا ہے جو اللہ کے سوا اللہ کا معبود ٹھہرا ہے شجر ہو یا حجر زشتہ یا ستارہ یا جن یا بشر یا کس کا چلہ و مکان یا کوئی نیش و تھانہ مگر جب بنی اسرائیل پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے غیر اللہ کو پوجا جو وہ گمراہ تھے اور جو ذکر قرآن میں آیا ہے وہ کہو گے وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَئِن لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ فِئْتَانًا يَلْقَاؤُنَا فِي الْحَبشَةِ هَوِّنَا عَلَى أَنْ تُصَلِّبُوا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَجَاءُوا بِمَثَلٍ هُنَّ حُلَاهِبَاتُ لَأَجْمَلٍ يُسْتَعْتَابُ بِضْعَ شُكْرٍ لَمَّا تَبَايَعْتُنَّ فِي الْحَبشَةِ مَوَدَّةَ الْمُضَرِّيِّمْ أَفَتَعْبَأْتُنَّ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ إِذْ تُبَايِعْتُنَّ عَدُوًّا أَمْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اور جو اس سے پہلے تو یہ سے شکر لٹ جاتا ہے جبکہ پہلے دل کوئی جو روزیہ یعنی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر میں تو تائب ہوا اور باطن میں یہ مشورہ فاتح ہے جس طرح کہ امن مانے میں اکثر خالق کا حال ہی ملتا ہے ع میں ہوا یا صنم ہاتھ میں قرآن پڑھا رکھے سنے ہیں کہ تصرف کے سوا اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے اور اسی کا تصرف ہر چیز میں چلانا ہے اور یہی حق ہے بہت پرست لو کہ جن کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا تا کہ کیا تھا جس طرح کہ باجواز کراصل کا قرآن مجید میں آیا جو وہ بھی اس کے قائل تھے کہ مالک شہر کا اور تصرف ہر شے میں ہے کہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذْ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمَّا يَنْزِلُ فِي السُّورَاتِ لَمَسٌّ لَكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتُحَسِّنَ إِلَىٰ أَنْ يَنْزِلَ إِلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا کے ٹٹنے کے لیے پکارے پھر کسی مخلوق کو کسی اس کام کے لیے پکارتے خصو صاً اپنے نفس کو طرف عبودیت مخلوق مذکور کے منسوب کر دینا یوں کہ فَلَا تَنْسُوا اللَّهَ الَّذِي تَتَّبِعُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بَلِّغُوا رِسَالَاتِ اللَّهِ وَلْيَخْشَ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا نام رکھے و خود مالک تو اس نے گویا اس مخلوق کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اس کے پکارتے میں اپنی جان کو اس کا بندہ و عبد سمجھا یا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطے اس کو کیا اور یہ اسی کی کیا کہ وہ کوئی خیر لے اور کسی کو نہ کرے اور جب پنا نام عبد رکھا تو اس مخلوق کو جو کہ سب جہا اگرچہ اس بات کا اقرار نہیں کیا ہے کہ وہ رب العالمین ہو بلکہ بعض ربوبیت کا حج و کیا ہو اللہ پاک ان میں سب پر رحم کر جو اپنی جان کا خیر خواہ ہے اور ان تہات کا لفظ قرآن ہے اور کلام اللہ علم سے اس بات کا سائل ہے کہ انہوں نے اس سورت کی تفسیر یوں ہی کی کہ وہ یا نہیں اس کی کہ علماء صاحب راطہ ستیم میں اور ابن عربین کی تفسیر فرماتے ہیں کہ جو مفسرین کے وہی ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ سَأِلِينَ تُخَلِّفُونَ هُمُ الْمُسَلِّمِينَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ سَأِلِينَ تُخَلِّفُونَ هُمُ الْمُسَلِّمِينَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ سَأِلِينَ تُخَلِّفُونَ هُمُ الْمُسَلِّمِينَ اور جو کہی اللہ کو کسی صحبت کو ٹٹنے اور کسی اللہ کا

پر روم جنت جاوید بہ گندم بفروخت | اما خلف با شرم اگر من بچوے نفروشم

لفظ ایک ششہین میں دو امر ہیں ایک سوال عانت کا طرف سے اللہ پاک کے اودیہ توکل ہے دوسرے تبرائے حول و قوت کو سوطب کرنا عانت کا طرف سے اللہ کے جبط کہ اوپر گزرجکا ہے جبکہ نصف حصہ عبد کے ہے اهدنا الصراط المستقیم دعا صیرح ہے ادیہ حظ ہی بندہ کا اللہ سے گویا بندہ کمال تضرع و الخراج سے یہ سوال کرتا ہے کہ جبکہ تو یہ طلب عظیم روزی کر کہ اس مطلب سے بڑا اور فضلہ تر کسی کو دنیا و آخرت میں کوئی مطلب نہیں دیا گیا ہے جبط کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر بعد فتح کے یہ منت رکھی ہے اور فرمایا ہے *وَيَقُولُ يَا رَبِّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ يَسْتَقِيمُ* مراد ہدایت کو جبکہ ارشاد و توفیق ہے اب بندہ اپنی ضرورت میں طرف اس مسئلے کے تامل کرے کیونکہ یہ ہدایت تضمن ہے علم نافع و عمل صالح کو بروجہ استقامت و کمال و نبات یہاں تک اللہ پاک سے جلتے صراط کہتے ہیں کہلی ہوئی سید ہی راہ کو جس میں کوئی کجی نہ ہو مراد اس راہ سے وہ دین ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر نازل ہوا ہے یہ دین عبارت ہوا بتبع کتاب و سنت کو پس جو امر خلاف اس اتباع کے ہے وہ کج ہے نہ بہت اگر یہ کجی عقیدے میں ہو تو شرک ہو اور اگر عمل میں ہو تو بدعت ہو یہ سید مارتہ ایک ہی ہے اور باقی جتنے رستے ہیں سوا اس کے وہ سب کج اور صراط مستقیم سے منحرف ہیں لہذا حدیث میں آیا ہے کہ شرک ستر درہم میں اور بدعت کے پشتر آبن سوید کہتے ہیں حضرت نے ایک بیکر کنبھی پھر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پھر اور لیکر میں پشتر دابین بائیں اس ہلی بیکر کے اور فرمایا یہ راہیں ہیں ہر راہ پر ان میں سے ایک شیطان ہے جو انسان کو طرف اس کے بلاتا ہے اسی آیت پڑھی اِنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَلَاةُ رَبِّهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاللَّسَاتِي وَالِدَارِ حَيْ اس حدیث میں اتباع کتاب سنت کو صراط مستقیم فرمایا ہے اور سبل کو شرک و بدعت اور انکی پیروی سے نہی فرمائی ہے اصل میں تحریم ہے جبط کہ اصل امر میں جو کج ہے اب جو کوئی حضرت کی نہی پہ چلا اور آپ کے امر کو ترک کرے تو وہ شخص صیرح گمراہ ہے اور صراط مستقیم سے منحرف و لہذا بہتر فرقوں کو جو سبل میں داخل ہیں ناری فرمایا ہے اور سا لکین صراط مستقیم کو ناجی ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری ادبیر سے صحاب کی راہ پر ہے یہ

ادبیر کی سید راہ ہے اب
 جہاں وہ کہتے کہ وہ اور فرمایا
 از دین ان میں پند بگو
 جہاں کہتے کہ اس آیت
 میں نہ ہو کہ میں نے
 جہاں کہتے کہ اس آیت
 میں نہ ہو کہ میں نے

راہ وہی صراط مستقیم ہے جس کی وصیت اللہ پاک نے آیت مذکور میں فرمائی ہے اور سورہ
 فاتحہ میں حکم طریقیہ اسکے سوال کر نیکا سکھایا ہے صراط الذین انعمت علیکم مراد نعم علیہم کہ
 اسجگہ یا تو اگلے انبیاء اور ان کے صحاب باصفا ہیں جو خالص حید پر گزرے ہیں اور توحید الوہیت
 و ربوبیت کو قائل فاعل تھی یا چاہے حضرت اور ان کے صحاب عالی جناب ہیں جو قرآن مجید کی
 ہمیشہ تابع و متبع رہے اور اس سید ہی اہ سے دائیں بائیں نہیں ہوئے سو بندہ ہمیشہ ہر گھنٹہ نماز
 میں اللہ سے سوال کرتا ہر کہ مجھے انہی راہ دکھا اور بندے پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی تصدیق کرے
 اس راہ سے میں کر رہا ہوں جس کے سوال کر نیکی ہو کہ ہدایت کی ہو یہی سید ہی راہ ہے اور جو طریق و علم عبادت
 برخلاف اس راہ کے وہ مستقیم نہیں ہو بلکہ معوج ہے اور خلوط میں شمال میں بہر خاطر پراکتیاط
 موجود ہے جو طرف اس راہ کے کے اسکو بلاتا ہے یہی راہ واجب ہے اس آیت کا یہ عقائد بندے کو دل
 سے رکھنا چاہیے اور فریب شیطان سے بچے کہ مجھا اعتقاد لائے اور تفصیل کو ترک کرے کیونکہ اکثر
 اہل ردت یہ عقائد رکھتے ہیں کہ حضرت حق پر ہیں اور حضرت کا مخالف باطل ہے ہر جاہلیسی
 چیز سے ان کے آنی ہو جسکو انکا جی نہیں چاہتا تو پھر وہ صدق اس آیت کے ہو جاتے ہیں
 قَدْ قَالُوا كَذَّبْنَا وَعَدُوُّهُمْ يُغْتَابُوا وَفَرِيقًا يَهْتَدُونَ یہ عقائد و انکشاف اہل شرک کے ہے کہ خدا کو رب خالق و
 رازق و متصف جانتے ہیں لیکن جب ان کو کہتے ہیں سو اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو کہ یہی شرک
 ہو تو قبول نہیں کرتے سہل اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث پر ہمارا ایمان ہے لیکن جب وقت
 امتحان کا آتا ہے تو قرآن و حدیث کو چھوڑ کر تیری میری بات کی سند پڑتے ہیں اسے یگانا نام تقلید
 اتھاڑ ہوئی ہے ولہذا اللہ تعالیٰ نے تقلید کو اہل شرک و کفر سے حکایت کیا ہے اور ہوشی کو سبوت
 صاحب ہوشے پھر آیا ہے اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْوَهْءَ هَوَاهُ ۗ وَرَجَسَ فِي سَمْعِهِ سَمَوَاتٍ
 کے ہے یہی ہے شرک اور راہ راست کو منحرف سے

سب سے پہلے اللہ سے سوال کرنا چاہیے
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ
 اس کتاب سے ہر شخص کو
 اللہ کی رضا حاصل ہو
 اور اس کی نافرمانی سے
 محفوظ رہے
 آمین

مَا كَفَرْنَا لَيْسَ سَوَاءَ الْغِنَاءُ وَرَدْمًا فَانظُرْ لِعَلَكَ هَلْ كُنَّا ذُومًا لِّلَّهِ	جَاءَ الرَّسُولُ بِهٖ لِقَوْلٍ فَلَاكِنَّ قَدْ قَالُوا لَهَا فَنَسَبُوا بِهَا لِحَمْرًا
غَيْرًا مَّفْضُوبٍ عَلَيْكُمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۗ مراد ان لوگوں سے جو بیغرضہ ہوا وہ علماء ہیں جنہوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا اور مراد ان سے جو گمراہ ہو گئے وہ لوگ ہیں جو عمل بلا علم کے کرتے ہیں اول	

تذکرہ

بیان رقیہ کا ساتھ فاتحہ کے کہا گیا ہے و لہ الحمد ایک جماعت اہل علم نے تفسیر فاتحہ کی مستقل طور پر لکھی ہے اور بعض نے مسائل علوم کثیرہ اس کو استخراج کیے ہیں کتاب منازل السائرین اور اسکی شرح مارج السالکین اور رسالہ تجربہ التوحید الفید للقرنیزی گویا تفسیر فاتحہ میں صاحب کتاب دین خالص وغیرہ نے تیس مواضع میں اس سورت سے توحید پر استدلال کیا ہے و لہ الحمد اس جگہ یہ بیان اس سورت کا علاوہ اس بیان کے ہے جو کفر البیان اور ترجمان القرآن میں لکھا گیا ہے

جمعہ ہجرت
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
انسانوں کے
خدا کا ایک
تذکرہ
انسانوں کو
ذہنی حالت
اسکو خود بخود
طریقہ تصدیق
کیا اسلئے
اسکو مورد
اسکی عقیدت
میں اسلئے
ابھی طوطی
نہایت کیا
اسکو
ان کو دیکھ

در بند آن مباش کہ مضمون نامزد است | صد سال میتوان سخن از زلف یا گرفت

غرض کہ پہلے بسم اللہ توحید کی یہی بسمہ و فاتحہ ہے جس نے اس کے معنی سمجھ کر عمل کیا تو وہ موجود خالص ہوا اور ناجی ٹھہرا اور جس نے برخلاف اسکے عقیدہ و عمل رکھا وہ مشرک یا بدعتی ہوا اللہم احفظنا

عَلَّمَكُم كَيْفَ شِئْتُمْ فَإِنَّ لِلَّهِ ذُكُورَكُمْ
وَمَا عَلَيْكَ إِذَا أذْنَبْتُمْ مِنْ بَاطِنِ
الْإِثْمَانِينَ فَلَا تَقْرَبُوا مَا بَدَأَ
الشُّرُكُ بِاللَّهِ وَالْإِثْمَانِ لِلنَّاسِ

سورۃ کافرون

اس سورت شریف کو حدیث ابن عمر میں برابر بیچ قرآن کے ٹھہرایا ہے **أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ وَ الطَّبْرَانِيُّ** نون بن مثنوی شامی نے کہا تھا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سہا دو کہ میں تم پر مبارک پڑھا کروں فرمایا کافرون پڑھا کر سو یا کہ یہ برات ہو شرک **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَهْلُ السُّنَنِ** امین عباسی کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو تم کو ان شرک بائیسے نجات دو تم سورہ کافرون وقت سونیکے پڑھا کرو **أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْنِي وَ الطَّبْرَانِيُّ** حدیث زید بن ارقم میں نفا آیا ہے جو ملا اللہ سے یہ دو سورتیں لیکر اسپر کھ حساب نہیں کافرون و قل ہو اللہ احد **أَخْرَجَهُ أَبُو يُونُسَ وَ ابْنُ** وجہ اسکی یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں ذکر اخلاص توحید اور مذکور شرک ہے اسلئے جو کوئی مطابقت اسکے عقیدہ رکھیگا اور عمل کر کے اللہ سے ملیگا تو اللہ اسکی مغفرت کرے گا و لہذا زید بن حارثہ سے فرمایا تھا کہ جب تو بستر پر آئے تو ان دونوں سورتوں کو آخر تک پڑھے کہ یہ برات ہو شرک سپر پھنا ان دونوں سورتوں کا سوتے وقت اسلئے ارشاد کیا کہ اگر اسرات میں درجائے گا تو موحد مرے گا شرک سویری رہے گا و لہذا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَتَى
 عَلَيْهِ مَا عَابَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينٌ كَمَا دِينُكُمْ وَلِي دِينٌ تَحْتَهُ تَوَكَّلْ عَلَى
 مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو جسکو میں پوجوں اور نہ مجھ کو پوجنا جسکو تم پوجنا
 اور نہ تمکو پوجنا جسکو میں پوجوں تم کو تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ عرض قرآن میں کہا ہے نیز تم نے
 ضد بانہی بپہانا کیا فائدہ جب تک اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے اتنا۔ ابن کثیر نے کہا یہ سورت نزل
 ہو اس محل سے جو مشرک کرتے ہیں امین حکم ہے اخلاص تو حیدر کے اختیار کرنے کا لفظ کافروں
 شامل ہے ہر کافر کو جو اللہ سے زمین پر ہے اگرچہ غلطی والی میں خطاب و مواہبت کی کفار قریش تھے
 کہا ہے کہ وہ حضرت کو اپنے جہل سے یہ کہتے تھے کہ ایک سال تم ہمارے بتوں کو پوجو ایک سال تم
 معبود کو پوجیں گے اسپر یہ سجدہ اتری اللہ پاک نے فرمایا اسے پھر تمہارے دین سے باکل نزار
 ہو جاؤ اور کہہ دو کہ جسکو تم پوجتے ہو یعنی صنم واندہ او داوان میں انکو ہرگز نہیں پوج سکتا اور نہ
 جسکو میں پوجتا ہوں یعنی اللہ وحدہ لا شریک لہ تم اسکو پوجو گے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ میں
 عبادت تمہاری راہ پر نہیں چل سکتا اور نہ تمہارا مقتدی ہو سکتا ہوں میں تو اللہ کی عبادت طلب
 اسکی رضا ہوتی کرتا ہوں اور کرونگا تم کے حکم و شرع کی اسکی عبادت کرنے میں بروی نیت
 کرتے بلکہ تم نے اپنے جی سے ایک نئی چیز نکالی ہے کا قال تعالیٰ لَنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ
 وَمَا هُوَ إِلَّا نَفْسٌ وَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَالظُّلْمَ اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِمْ پس حضرت نے اسکی سائے اعمال
 سے تبر کیا کیونکہ عابد کو ایک معبود رکارتا ہے جسکی وہ عبادت کرے اور اسکی راہ پوچھے۔
 چنانچہ رسول اور اتباع رسول نے اللہ تعالیٰ کو موافق اسکی شرع کے پوجا و لفظ کلمہ اخلاص کا
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْ سِي سَمْعِيْنَ كَسُوْا اللّٰهَ كَيْ كُوِيْ مَعْبُوْدُوْنَ هُوَ اَدْنٰهُ سُوَا
 اسکی راہ کے جو رسول لائے ہیں کوئی راہ ہو رہے مشرک کافر سوا پوجنا غیر اللہ ہیں جبکہ اللہ
 حکم نہیں یا و لکن حضرت نے ان سے کہہ دیا کہ تمہارا دین تمہاری لیے ہے اور ہمارا دین ہمارے لیے
 کما قال سبحانه وتعالى وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِيْ عِبَادَةٌ وَكُلٌّ عِبَادَةٌ لِلَّهِ بَرِيٌّوْنَ وَمَا الْعَمَلُ
 وَأَنَا بَرِيٌّوٌّ مِّمَّنْ يَتَّقُوْنَ اور فرمایا لَنَا الْعَمَلُ لَنَا وَكُلٌّ عَمَلٌ لِّلَّهِ بِخَارِيٍّوْنَ كَمَا لِيْ عَمَلٌ لِّلَّهِ بِخَارِيٍّوْنَ
 کفر ہے اور مجھ کو میرا دین اسلام ہے تمہارے کما اس آیت کے معنی ہیں کہ میں لڑم نہیں پوجتا جو تم

۱
 پھر لکھنا کہ
 سب کو پوجنا
 جی پوجنا نہیں
 کرنے میں اللہ کے
 پاس کے سوا
 بجاؤ اور کہتے
 اللہ کے سوا
 تو کلمہ پوجنا
 نہیں تمہارے
 اسلام پوجنا
 اور میں تمہارے
 اسلام پوجنا

اسیے کہ تمہارا دین باطل باطل ہو اور وہ تمہاری ساتھ مقص ہے میری شرکت امین یعنی چو اوتقم
 اس دین حق میں میری شرکت نہیں کرتے ہونو یہ غایت درجہ کی برات ہوئی اقرار کمان ہے
 جسکی بنیاد پر نسخ کہا جائے تخصیص ٹھیری یہی حکم اس برات کا ہے جو در بیان اتباع رسول و
 اہل سنت اور در بیان اہل بیع و ضلال کے ہے خلفاء و وصیت رسول نے بھی مشرکین و کفار کو
 یہی بات کہی تھی لکنہ ینکرمہ و لکنہ ینکرمہ اس سورہ لازم نہیں آیا کہ انہوں نے انکو انکی برت
 پر مقرر کر کہا تھا بس اس کہنور میں اپنی برات کا اظہار کیا تھا رتعدا وہ مشرکین پر جہاد کرتے تھے
 اور مبتدعین پر رد فرماتے اِنْهَلْ مَا قَالَهُ اِنْزَلَتْ لِيُخَيِّطَ ابَّ جُوسْلَانِ مَعْنَى اس سورت کے
 بخوبی سچو لیا وہ شرک و عبادت غیر اللہ سے بڑی ہو جائیگا اور جس سے اس سورت کو پڑھا اور سچا
 اور موافق اسکے عمل نہ کیا اور عقائد نہ رکھا تو وہ منافق ہو یا مشرک کا ذرا کا ظاہر موافق باطن کو نہ ہو عیاد با

سُورَةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

اس سورت کے نام بہت بہن شہور نام اسکا سوہ خلاص ہے ان ناموں کو خطیب نے ذکر کیا ہے کثرت
 ناموں کی دلیل ہو شرف سہی پر اس سورت میں توحید کی صراحت اور بت پرستوں پر رد اور قابلین
 تشبیہ و تمثیل پر انکار ہے یہ سورت چار یا پانچ آیت ہو بعض نے کہا کہی ہو اور بعض نے کہا کہی ہو
 ابی بن کعب کہتے ہیں مشرکوں نے حضرت سے کہا تھا کہ اسے محمد تم بہ کونب پیڑ ب کا بناؤ اسپر اللہ نے
 یہ سورت نازل کی جو شبہ پیدا ہوتی ہے وہ مرنی ہو اور جمعرتی ہے وہ مورد وث ہوتی ہے اللہ تعالیٰ
 زمرے اور زکوٰۃ اسکا وارث ہو اللہ کا کوئی شبیہ و عدیل نہیں ہو لکن کثرتہ شتہ دواہ احمد
 والبخاری نے تاریخہ و ابن قتیبہ و الحاکم و صحیحہ اسکو ترمذی نے بھی بوالعالیہ سے مرسل
 روایت کیا ہو اور ذرا بی بن کعب کا نہیں کیا اور کہا کہ یہ صح ہے جاہر نہ کہتے ہیں ایک عربی نے اگر
 حضرت سے کہا انیب لنا ربک اسپر یہ سورت الی اخرجه الطبرانی والبیہقی والکوثری و صحیحہ
 وحسن السیوطی اسنادہ ابن شوہر کا لفظ یہ ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا
 انیب لنا ربک اسپر آیت نازل ہوئی اخرجه ابوالشیخ والطبرانی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ
 ہو کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انیب کعب بن خرف وحیی بن خطب بھی
 اسے کہا بلکہ مدد وصف لنا ربک الذی بعثک اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت بھی دواہ

اس سورت کے نام بہت بہن شہور نام اسکا سوہ خلاص ہے ان ناموں کو خطیب نے ذکر کیا ہے کثرت ناموں کی دلیل ہو شرف سہی پر اس سورت میں توحید کی صراحت اور بت پرستوں پر رد اور قابلین تشبیہ و تمثیل پر انکار ہے یہ سورت چار یا پانچ آیت ہو بعض نے کہا کہی ہو اور بعض نے کہا کہی ہو ابی بن کعب کہتے ہیں مشرکوں نے حضرت سے کہا تھا کہ اسے محمد تم بہ کونب پیڑ ب کا بناؤ اسپر اللہ نے یہ سورت نازل کی جو شبہ پیدا ہوتی ہے وہ مرنی ہو اور جمعرتی ہے وہ مورد وث ہوتی ہے اللہ تعالیٰ زمرے اور زکوٰۃ اسکا وارث ہو اللہ کا کوئی شبیہ و عدیل نہیں ہو لکن کثرتہ شتہ دواہ احمد والبخاری نے تاریخہ و ابن قتیبہ و الحاکم و صحیحہ اسکو ترمذی نے بھی بوالعالیہ سے مرسل روایت کیا ہو اور ذرا بی بن کعب کا نہیں کیا اور کہا کہ یہ صح ہے جاہر نہ کہتے ہیں ایک عربی نے اگر حضرت سے کہا انیب لنا ربک اسپر یہ سورت الی اخرجه الطبرانی والبیہقی والکوثری و صحیحہ وحسن السیوطی اسنادہ ابن شوہر کا لفظ یہ ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا انیب لنا ربک اسپر آیت نازل ہوئی اخرجه ابوالشیخ والطبرانی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہو کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انیب کعب بن خرف وحیی بن خطب بھی اسے کہا بلکہ مدد وصف لنا ربک الذی بعثک اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت بھی دواہ

النبي توفيق معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان اپنی نسب کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ چھوڑا بلکہ خود متکفل اس بیان عظیم الشان رفیع الکان کا ہوا اب جو کوئی ہم سے پوچھے کہ تمہارے رب کا نسب یا وصف کیا ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہم بھی اوصاف اسکی جو اس سورت میں آئے ہیں بیان کر دیں اور اپنی طرف سے کوئی عبارت مبتدع نہ لکھ لیں جس طرح کہ مکالمین اسلام نے واسطے شناخت رب العالمین کے الفاظ جدید ایجاد کیے ہیں اور الفاظ نصوص چھوڑ دیے مثلاً کتب عقائد میں لفظ معبود برحق کی یون کرتے ہیں کہ وہ نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متخیز نہ متبعض داخل عالم نہ خارج عالم نہ جہت میں ہو نہ عرش پر نہ خود تک حالانکہ ان الفاظ کے موافق عقیدہ رکھنے میں کہی تو ایسا نکتہ صریح حکم کا لازم آتا ہے اور کہی گرفتاری بعیت میں ہوتی ہے ایسے کہ جب یہ الفاظ اور یہ عرض صحابہ و تابعین و تبع تابعین کو ثابت نہیں ہوا وہ عبارت بقابلہ فیض قرآن کے واسطے تزیین کے بنائی گئی ہے تو سراسر محدث و بدعت ہونی کو معنی ایسے کہ کہ معنای تزیین کے نہیں اور استوار حرجن کا عرش پر نہیں قرآن و اول سنت مطہرہ جو حدیث اولیٰ معنوی بلکہ لفظی کو پہنچ گئے ہیں ثابت ہے بہر نسی استوار کی مثلاً اگر انکا ^{سلف} علی العرش استوی نہیں ہو تو پہر کیا ہو اس طرح علو خدا کا خلق پر بوجہ استواء کے اندبائن ہونا اسکا ساری مخلوق کو بذات خود براہین کتاب حدیث کو ثابت ہے بجز نفی جہت علو کی جسے چھانا کہ لفظ جہت کا کسی آیت یا خبر مرفوع میں نہیں آیا ہے اور سلف سے ساتھ اس کے مکمل نہیں کیا مکن علو علی علی تو بہر حال نصوص قرآن و حدیث ہر ایک جہت سے ایک بار علو کا لازم نہیں آتا ہے مان اگر کوئی قائل علو کا ہے مگر لفظ جہت نہیں کہتا تو وہ عامل بالحدیث ہر اسی طرح جو اسما جتنے سولے الفاظ سورہ اخلاص کے کتاب اللہ اور سنت مطہرہ میں سے ہیں وہ وہ اس طرح شناخت توحید کے کفایت کرتے ہیں جیسے علم سبع بصیر قدیر جیم کریم غفور ہمار و نحو ہا اور حکو حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اس کے ان ناموں سے پکاریں **فَلِذُعُوا اللّٰهَ اَوْ اذُعُوا لِحَمِّنَ اَيُّمًا نَدْعُو فَالِهَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی** یہ ایک قسم کے اوصاف ہیں اور دوسری قسم کے وہ وصف ہیں جو ہم جنس ستوارہ میں جیسے پر عین و قدم و نحو مایہ بھی بہت سے صفات ہیں ہمیں نے کتاب الاسماء والصفات اسی باب میں مستقر کر کے لکھی ہے اور کئی الجوائز والصلوات بھی ان اسماء و صفات پر مع معانی کے مشتمل ہے سو یہی اسما و صفات واسطے معرفت و شناخت اللہ تعالیٰ کی کفایت کرتے ہیں انکے سوا جتنے عبارتیں اور

بہت سے
عقائد
اسکا
تذکر

تذکرہ

الذَّيْنِ وَالْبَيْتِ فَقِيْحُ اس بار سے میں کہ جس نے اس سورت کو پڑھا اسکے گناہ چھین چھان بخش کر دیا
 بہت سی حدیثیں سنن مغیرہ میں آئی ہیں لکن ضعیف غریب ہیں اور بعض موضوع مان ثلث قرآن
 ہونا اسکا کئی طرح سے ثابت ہوا ہے بعض آیات صحیحہ اور بعض حسن ہیں حدیث ابو سعید خدری
 میں فرمایا ہے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان بیری کہ یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے
 رواہ احمد و البخاری و عین ہمما یہ سورت باوجود قصر کے صحیح معارف الہیہ پر شامل ہے اور
 محد پر رد کرتی ہے حدیث میں اسکو ثلث قرآن کہا ہے کیونکہ مقاصد اس سورت کے محصورین
 عقائد و احکام و قصص میں کثافت میں جویہ کہا ہے کہ یہ برابر ساری قرآن کے ہو سودانی نے
 کہا کہ میں نے یہ روایت کتب تفسیر و حدیث میں نہیں دیکھی اتنے میں کہتا ہوں کہ گویہ روایت جو
 لکن معنی اسکے صحیح ہیں جب ایک بار کا پڑھنا برابر تمام قرآن کے ٹھیل تو تین بار کا پڑھنا برابر سارے
 قرآن کے بالیقین ہو گیا اس سورت کی فضیلت میں اگر اوردیکھو نہ آتا مگر یہی ایک حدیث اللہ
 کی جو صحیحین وغیرہ میں ہے تو کفایت کرتی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو ایک شکر خورد میں پہنچا تا وہ اپنے صحاب کو نماز پڑھاتا اور اسی سورت پر ختم کرتا وہ لوگ
 جب پہرہ کر آئے حضرت سے ذکر کیا فرمایا اس سو دریافت کر وہ کہس لیے یہ کام کرتا ہے پوجھا
 تو اس نے کہا کہ یہ صفت رحمان کی ہے اور میں اسکا پڑھنا دوست رکھتا ہوں فرمایا اسکو خیر دو
 کہ اللہ اسکو دوست رکھتا ہے **هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ فِي كِتَابِ التَّوْحِيدِ دَوْرَ الْفَرْقِ بِنَاكِي لِرَبِّهِ**
 سے کتاب التصلوة میں یوں ہے کہ ایک مرد نصاریٰ مسجد میں امامت نماز کی کرتا تھا جب کوئی
 سورت نماز میں پڑھتا جو سورتیں کہ نماز میں پڑھی جاتی ہیں تو اسکو اسی سورت سے آغاز کرتا کہ
 پہلے قل ہو اللہ پڑھتا پھر کوئی اور سورت پڑھتا ہر رکعت میں اسی طرح کیا کرتا اسکے صحاب نے اس سے
 اس بار سے میں گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سے کیوں شروع کیا کرتا ہے کیا تو اسکو کافی نہیں
 سمجھتا کہ دوسری سورت بھی پڑھتا ہے یا تو اسی سورت کو پڑھا کر یا اسکا پڑھنا موقوف رکھے اور
 دوسری سورت پڑھ اس نے کہا میں اسکا پڑھنا ہرگز نہ چھوڑوں گا تمہاری خوشی ہو تو میں اسکا
 کروں اور اگر خوشی نہ ہو تو امامت کرنا ترک کر دوں وہ لوگ اسکو فضل جانتے تھے غیر کا امامت
 کرنا پسند نہ کرتے جب حضرت کا جانا اس طرف ہوا تو آپ سے یہ حال کہا فرمایا اسے فلان

اسکا شمار

بخاری وغیرہ

نہ لکھا

بخاری وغیرہ

۱۲

تجہ کو کون مانع ہے اس کو تو اپنے اصحاب کو حکم پر چلے اور تو نے لزوم اس سورت کا ہر کلمت نماز میں کس لیے اختیار کیا ہے اس نے کہا اِنَّیْ اَحْبَبُّهَا فَرَمَا یَا جِبْرٰتُ اَبَاہَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ یہ حدیث اس لفظ سے کئی طرح پر سوا بخاری کے اور ائمہ حدیث نے بھی روایت کی ہے یہ سورت تہجد ہے واسطے بیان توحید و صفات کے اس میں ذیل ہے شرف علم توحید بر علم کاشرف معلوم ہی کی وجہ سے ہوتا ہے سو اس علم کا معلوم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہیں کہ کون چیز اللہ کی وصف میں جائز ہے اور کون ناجائز تو اب اس سورت کی شرف منزلت و جلال محل کا کیا پوچھا توحید کے بیان میں اہل دین نے کتب مستطہ لکھی ہیں جیسے دین خالص تقویۃ الایمان و دعاۃ الایمان در نصیذ و تطہیر الاعتقاد و تجرید التوحید المفید الی غیر ذلک شیخ الاسلام ابن تمیمیہ حرانی اور حافظ ابن قیم کی تالیفات اس باب میں خطیب نے الحراب میں یہ وہ علم ہے جسکو دعویٰ بہت ہیں مکن سو افراد علما و فحول اہل علم کے کوئی اسکے دقائق کو نہیں پہنچا حالانکہ شرک کے ستر دروازے ہیں اور عبت کے بہتر دروازے شرک جلی سے تو بعض اہل سلام مزاج بھی جاتے ہیں مکن شرک خفی سے بچنا انیسویں نصیب ہوتا ہے جو کہ موفوق من اللہ ہے اللّٰهُمَّ اٰھِدْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَكَالضَّالِّیْنَ۔ اللّٰهُمَّ اٰمِیْنِ ابْنِ کثیر کہتے ہیں بخاری نے ابوسعید سے روایت کیا ہے کہ ایک مرنے والا ایک مرد کو سنا کہ وہ بار بار قتل ہوا اللہ صبح پڑھتا ہے صبح کو حضرت سے ذکر کیا گویا اس نے اس کو قلیل و حقیر جانا فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہٗ اِنَّہَا لَتَعْدِلُ نُلْتُ الْقُرْآنَ دَرَدَاہُ الشَّامِیِّ اِضًا دَرَدَاہُ الْفِظِ الْبُوسِیْبِ کایہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک تم میں کا اس بات سے عاجز ہے کہ تمہاری قرآن پڑھے ایک رات میں یہ بات آپ شاق گذری اور کہا ہم میں یہ طاقت کس کو ہے فرمایا اللہ الواحد لہم ثلث قرآن ہے لَفَزْدِیْہِ الْبَخَّارِیُّ تَمِیْرُ الْفِظِ اَنْ کایہ کہ ایک رات قرآن پڑھا نغان اسی سورت کو پڑھتے رہے یہ ذکر حضرت سے ہوا فرمایا واللہ یہ سورت برابر نصف یا ثلث قرآن کے ہے دَرَاہُ اَحْمَدُ اس کو یہ بھی ثابت ہوا کہ تکرار ایک سورت یا ایک آیت کے تمام شب درست ہو آں عمر کہتے ہیں ابویوشناضاری ایک مجلس میں یہ بات کہہ رہے تھے گویا ایک شخص تمہارا ثلث قرآن ہر رات میں نہیں پڑھ سکتا ہے تو کون سے کہا اس کو یہ طاقت ہے کہا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

تذکر

قل هو اللہ احد ثلث قرآن ہے اسنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ابو ایوب کا کہنا سنا فرمایا صدق ابو ایوب رضی اللہ عنہ رواہ احمد ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا جمع ہو گیا میں تیرے ثلث قرآن پڑھوں گا لوگ جمع ہو گئے حضرت نے باہر آکر قل ہو اللہ پڑھی پھر چلے گئے بعض نے بعض سے کہا حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ میں ثلث قرآن پڑھوں گا ہم سمجھے تھے کہ کوئی خبر آسمان پر سے آئی ہوگی حضرت نے نکل کر فرمایا میں نے جو تم سے کہا تھا وہ ٹھیک ہے اَلَا وَاَلَيْهَا تَقْدِرُ نَلْتُ الْقُرْآنَ هَلْكَ اَرَاةَ مَسِيْمٌ وَمَرْوَاةَ التَّرْمِيْدِي وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ عَرَبِيٌّ ابْن كَثِيْر نے اس جگہ بہت سو حدیثیں دربارہ ثلث قرآن ہونے اس سورت کے نقل کی ہیں ابو الدرداء کہتے ہیں حضرت نے کہا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن تہائی قرآن پڑھے کہا مان سے رسول خدا ہم اس سے ضعف و عجز میں فرمایا اللہ نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے قل ہو اللہ ثلث قرآن ہے رواہ احمد و مسلم و النسائی اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس سورت کو ہر شخص ہر شب ہر روز ضرور پڑھ لیا کرے حدیث عقبہ بن ابی معیط میں بھی اسکو ثلث قرآن پڑھ لیا ہے رواہ احمد و النسائی فی الیوم و اللیلۃ حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں عبد صالحی آپس میں حضرت سے یہ حدیث روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا قل هو اللہ احد ثلث القرآن من صلے بھار رواہ النسائی یعنی اسکا نماز میں پڑھنا برابر پڑھنے تہائی قرآن کے ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں میں ہمراہ حضرت کو آیا آپ نے ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ احد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہو گئی میں نے کہا کیا چیز فرمایا جنت رواہ مالک بن انس و الترمذی و النسائی و قال الترمذی و قال حَسَنٌ صَحِيْحٌ عَرَبِيٌّ اود یہ حدیث کہ جنت ایاھا اخلت الجنة پہلے گذر چکی ہے عبد اللہ بن حبیب کا لفظ یہ ہے کہ ہم کو پاس تاریکی پہنچی ہم حضرت کے منتظر تھے کہ اگر نماز پڑھائیں آپ نے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا پڑھ میں چپکارا ہا پڑھ لیا کہ میں نے کہا کیا کہوں فرمایا قل هو اللہ احد و سوز تین شام و صبح تین بار تجھ کو ہر دن دو بار کفایت کریگے رواہ عبد اللہ بن اسد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و قال الترمذی و قال حَسَنٌ صَحِيْحٌ عَرَبِيٌّ حدیث تیم داری میں فرمایا ہے جس نے کہا لا الہ الا اللہ و احد احد صمد لم یکن صمد ولا ولدا و لم یکن لہ کفو احد گیارہ بار کہتا ہے اللہ کے لیے چالیس لاکھ نیکیاں

ابو ایوب کا کہنا
ابو ہریرہ کا لفظ
ابن کثیر نے اس جگہ
ابو الدرداء کہتے ہیں
عبد صالحی آپس میں
عبد اللہ بن اسد و
ابوداؤد و الترمذی و
النسائی و قال
حَسَنٌ صَحِيْحٌ
عَرَبِيٌّ اود یہ
حدیث کہ جنت
ایاھا اخلت
الجنة پہلے
گذر چکی ہے
عبد اللہ بن
حبیب کا لفظ
یہ ہے کہ ہم
کو پاس تاریکی
پہنچی ہم
حضرت کے
منتظر تھے
کہ اگر نماز
پڑھائیں آپ
نے اور میرا
ہاتھ پکڑ کر
کہا پڑھ میں
چپکارا ہا
پڑھ لیا کہ
میں نے کہا
کیا کہوں
فرمایا قل
هو اللہ احد
و سوز تین
شام و صبح
تین بار تجھ
کو ہر دن دو
بار کفایت
کریگے رواہ
عبد اللہ بن
اسد و ابوداؤد
و الترمذی و
النسائی و
قال الترمذی
و قال حَسَنٌ
صَحِيْحٌ
عَرَبِيٌّ

ابو ایوب کا کہنا
ابو ہریرہ کا لفظ
ابن کثیر نے اس جگہ
ابو الدرداء کہتے ہیں
عبد صالحی آپس میں
عبد اللہ بن اسد و
ابوداؤد و الترمذی و
النسائی و قال
حَسَنٌ صَحِيْحٌ
عَرَبِيٌّ اود یہ
حدیث کہ جنت
ایاھا اخلت
الجنة پہلے
گذر چکی ہے
عبد اللہ بن
حبیب کا لفظ
یہ ہے کہ ہم
کو پاس تاریکی
پہنچی ہم
حضرت کے
منتظر تھے
کہ اگر نماز
پڑھائیں آپ
نے اور میرا
ہاتھ پکڑ کر
کہا پڑھ میں
چپکارا ہا
پڑھ لیا کہ
میں نے کہا
کیا کہوں
فرمایا قل
هو اللہ احد
و سوز تین
شام و صبح
تین بار تجھ
کو ہر دن دو
بار کفایت
کریگے رواہ
عبد اللہ بن
اسد و ابوداؤد
و الترمذی و
النسائی و
قال الترمذی
و قال حَسَنٌ
صَحِيْحٌ
عَرَبِيٌّ

رواه احمد اسکی سند میں خلیل بن مروہ ہے بخاری وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے معاذ بن انس جنہی
کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسے قل ہو اللہ احد کو دس بار پورا پڑھا اللہ
اسکے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہے عمر نے کہا اب ہم اسکو بہت پڑھا کریں گے اسے رسول خدا
فرمایا اکثر و اطیب تقریباً احمد و من داری میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی میں بار پڑھ لیا
اسکے لیے دو محل اور جو تیس بار پڑھ لیا اسکے لیے تین محل طیار ہونگے عمر بن خطاب نے کہا اب ہر
محل بہت ہے کہ ہر جا میں گے فرمایا اللہ اوسع من ذلك وهذا امر سهل حیدد النس بن مالک لفظ
رفعا ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد کو پچاس بار پڑھتا ہے اللہ اسکے گناہ پچاس برس کو بخش دیتا ہے
رواہ ابو یعلیٰ الحسن اسکی سند ضعیف ہے ابن کثیر نے احادیث کثیرہ بیان میں فضیلت سورہ ظہر
کی نقل کی ہیں جن میں دو سو بار پڑھنے کا اجر آیا ہے مکن غالب ضعیف ہیں برمیث نے کہا میں ہر
حضرت کے سجد میں آیا ایک شخص نماز میں یہ دعا کرتا تھا اللهم اسئلك بانك اشهد ان لا اله الا انت
والذي لا اله الا انت الذي لا يلد ولا يموت ولا ينام ولا ينعلم له كفوا احد حضرت نے فرمایا
والذي نفسي بيده لقد سألته باسمه الاعظم الذي اذا سئلت به اعطى واذا دُعِيَ به اجاب
رواه اهل السنن وقال الترمذي حسن غريب حديث جابر بن دس بار پڑھنا
اسکا بعد مغرب کے آیا ہے فرمایا جس روزہ جنت کی جگہ ہے داخل ہوا اور جس حور عین کو چاہے سیاہ
رواہ ابو یعلیٰ ابن کثیر نے اسکی سند نہ کچھ حکم نہیں کیا حدیث جریر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ جو کوئی
وقت داخل نزل کے اسکو پڑھ لیا اس گھر والوں کو اور اسکے ہمسایوں کو فقر دور ہوگا رواہ اکثر
مگر اسکی سند ضعیف ہے در بارہ اکثر روایات سورہ اخلاص کے سائر احوال میں حدیث
انس بن مالک آئی ہے وہ کہتے ہیں ہم ہر روز حضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کے توبہ میں تھے
سورج نکلا اللہ ن کی روشنی و چمک شعلہ پہلے کہیں نہیں دیکھی تھی جب نزل حضرت کے پاس آئے
حضرت نے کہا آج کیسی روشنی دیکھی ہے کہ اس جیسی کہیں نہیں دیکھی کہا معاذ بن عمرو نے
کا انتقال دیکھا میں ہو گیا ہے اللہ پاک نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ انہر نماز پڑھیں کہا یہ کہیں سے
سے کہا وہ رات دن چلتے کھڑے بیٹھے قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے الحدیث رواہ ابو یعلیٰ
اسکی سند میں یزید بن مارون تمہم بوضع ہے یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب سائے

رواہ احمد اسکی سند میں خلیل بن مروہ ہے بخاری وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے معاذ بن انس جنہی
کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسے قل ہو اللہ احد کو دس بار پورا پڑھا اللہ
اسکے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہے عمر نے کہا اب ہم اسکو بہت پڑھا کریں گے اسے رسول خدا
فرمایا اکثر و اطیب تقریباً احمد و من داری میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی میں بار پڑھ لیا
اسکے لیے دو محل اور جو تیس بار پڑھ لیا اسکے لیے تین محل طیار ہونگے عمر بن خطاب نے کہا اب ہر
محل بہت ہے کہ ہر جا میں گے فرمایا اللہ اوسع من ذلك وهذا امر سهل حیدد النس بن مالک لفظ
رفعا ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد کو پچاس بار پڑھتا ہے اللہ اسکے گناہ پچاس برس کو بخش دیتا ہے
رواہ ابو یعلیٰ الحسن اسکی سند ضعیف ہے ابن کثیر نے احادیث کثیرہ بیان میں فضیلت سورہ ظہر
کی نقل کی ہیں جن میں دو سو بار پڑھنے کا اجر آیا ہے مکن غالب ضعیف ہیں برمیث نے کہا میں ہر
حضرت کے سجد میں آیا ایک شخص نماز میں یہ دعا کرتا تھا اللهم اسئلك بانك اشهد ان لا اله الا انت
والذي لا اله الا انت الذي لا يلد ولا يموت ولا ينام ولا ينعلم له كفوا احد حضرت نے فرمایا
والذي نفسي بيده لقد سألته باسمه الاعظم الذي اذا سئلت به اعطى واذا دُعِيَ به اجاب
رواه اهل السنن وقال الترمذي حسن غريب حديث جابر بن دس بار پڑھنا
اسکا بعد مغرب کے آیا ہے فرمایا جس روزہ جنت کی جگہ ہے داخل ہوا اور جس حور عین کو چاہے سیاہ
رواہ ابو یعلیٰ ابن کثیر نے اسکی سند نہ کچھ حکم نہیں کیا حدیث جریر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ جو کوئی
وقت داخل نزل کے اسکو پڑھ لیا اس گھر والوں کو اور اسکے ہمسایوں کو فقر دور ہوگا رواہ اکثر
مگر اسکی سند ضعیف ہے در بارہ اکثر روایات سورہ اخلاص کے سائر احوال میں حدیث
انس بن مالک آئی ہے وہ کہتے ہیں ہم ہر روز حضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کے توبہ میں تھے
سورج نکلا اللہ ن کی روشنی و چمک شعلہ پہلے کہیں نہیں دیکھی تھی جب نزل حضرت کے پاس آئے
حضرت نے کہا آج کیسی روشنی دیکھی ہے کہ اس جیسی کہیں نہیں دیکھی کہا معاذ بن عمرو نے
کا انتقال دیکھا میں ہو گیا ہے اللہ پاک نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ انہر نماز پڑھیں کہا یہ کہیں سے
سے کہا وہ رات دن چلتے کھڑے بیٹھے قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے الحدیث رواہ ابو یعلیٰ
اسکی سند میں یزید بن مارون تمہم بوضع ہے یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب سائے

اسکی سند میں یزید بن مارون تمہم بوضع ہے یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب سائے

اسکی ضعیف میں اسکی فضیلت ہر اہل معرفت کے بھی وارد ہوئی ہے اور ذکر استغفار کا بھی ساتھ اسکے آیا ہے عائشہ نہ کہتی ہیں حضرت مہتاب کو جب بستر پر آتے تو ہر رات دونوں بتیلیاں جمع کر کے دم کرتے اور یہ سورت مع معوذتین پڑھ کر جانتک بدن پر ماتھہ جاسکتا سمع فرماتے سرور اور سامنے کے بدن پر ماتھہ پھر ناشروع کرتے تین بار یوں ہی کرتے **دَوَاءُ أَهْلِ الشَّامِ**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝ وَهَمْ يَكْفُرُونَ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ تِلْكَ حُجَّتُكُمْ
تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ زادہ ہے کسی کو جنم کسی سوچا اور نہیں اسکے جوڑ کا کوئی وقت صد ہے
یعنی کھاتا پیتا نہیں اسکی طرح کا کوئی نہیں یعنی جو رو رکھے نہ بیٹا اتنے فکر نہ ہے جب ہوئے کہا کہ ہم
عابد عزیرا بن اللہ ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم عابد بن اللہ ہیں اور مجوس نے کہا ہم عابد مردمان ہیں
اور مشرکوں نے کہا ہم بت پرست ہیں تب اللہ نے یہ سورت اپنی پیغمبر پر اتاری اور فرمایا تو کہہ کہ
اللہ ایک ہے کوئی اسکا نظیر و زبیر ہر مانند برابر والا نہیں ہر اس لفظ کا اطلاق کسی پر اس بات میں
سوا اللہ عزوجل کے نہیں ہوتا کیونکہ وہی اپنے سارے صفات و افعال میں کامل ہے ابن عباس نے
نے کہا صد وہ ہے جسکی طرف ساری ممالق اپنے حواج و مسائل میں محتاج ہو و اس لفظ پر کہ صد
اسکو کہتے ہیں جو سیادت و ترفلت و عظمت و علم و حکمت میں کامل ہو سو ایسا شخص فقط اللہ پاک
ہی ہے صفات اسی کو لائق ہیں کہ کوئی اسکے جوڑ کا نہیں ہو اور نہ کوئی شے اس جیسی **فَسُبْحَانَ الْوَاحِدِ**
الْقَيُّومِ ابوداؤد اسنے کہا صد وہ ہے جو سیادت میں حد تک پہنچ گیا یہی قول ابن سعد کا ہے کہ
زید بن اسلم نے کہا صد یعنی یہ ہے جس نے کہا یعنی باقی بعینہ کے اور جی رقیوم جسکو زوال نہیں
عکس نہ سنے کہا صد وہ ہے جس کو کوئی شے باہر نہ نکلے اور کہا ناز کہا سنے جمع بن اسنے نے کہا
یعنی وہ جس نے کسی کو نہ جنم اور نہ کسی سے جنم کیا گیا اب بعد کو تفسیر اس لفظ کی نہیں ہے تفسیر
جید ہے ابی بن کعب بھی سیطرف گو ہیں ابن سعد و ابن عباس و سعید بن اسیب و مجاہد و ابن
بریدہ و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطاء و عطیہ و ضحاک نے سدی کا قول ہے کہ صد وہ ہے جسکی جوف
نہ ہو یعنی شمس ہو پوزانہ ہو چاہے کالفظ یہ ہے کہ مراد صحت ہے جوف ہے شمسی نے کہا صد وہ ہے
چونکہ کہا سنے نہ پئے ابن برید نے کہا صد ایک نور ہے چمکتا ہوا بریدہ سنے کہا صد وہ ہے جسکی

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ابن کثیر یا وہ جو کسی کا محتاج نہ ہو اسی کے سب محتاج ہوں یا جو زعائب میں مقصود اور مصائب میں مستعان بہو یا وہ شخص کہ جو چاہے سو کرے اور اپنے ارادے کے موافق حکم دے یا کمال بے عیب تکرار اسم شریف کی اسلئے ہے کہ جو تصف ساتھ اس صفت کے نہیں ہو وہ استحقاق الوہیت سے برکراں ہو یا صمد صفت ہو اسم شریف کی مکن سیاق مقتضی اسکا ہے کہ ہر جملہ مستقل ہو اس کے بعد و ابن عباس نے کہا ہے صمد وہ ہے جسکی اجتناب ہوں لم یلبس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی اسکا بیٹا نہیں جس طرح کہ مریم کا بیٹا تھا بلکہ وہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی کا بیٹا نہیں جس طرح کہ عذیر پیدا ہوئے یہ اسلئے کہ کوئی اسکا ہم جنس نہیں ہو اور نسبت عدم کی سابقا و لاحقاً طرف اس کے محال ہے قنادہ نے کہا مشرکین عرب کہتے تھے کہ لاناگہ دختران خدا ہیں یہ وہی ہے کہا کہ عذیر فرزند خدا ہیں انصاری نے کہا کہ سچ ابن اللہ ہیں اللہ نے اس لفظ سے کہ لم یلد ولم یولد ہے انکی تکذیب کی پہر فرما کہ اللہ کے جڑ کا کوئی نہیں ہے کیس کے مثیلہ شئی کف کلام عرب میں بعض نظیر ہے ابن عباس نے کہا کوئی مثل اس کے نہیں الغرض کلام کفار کا حاصل انشراک و تشبیہ و تعطیل ہے اور یہ سورت اس سب کو دفع کرتی ہے

سُوْرَةُ فَلَق

یہ پانچ آیت ہے میں آری یہی قول ہے حسن عکرمہ و عطا و جابر کا ابن عباس نے قنادہ نے کہا انکی میں ہی ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن مسعود و معوذتین کو صحف شریف کو حک و محو کرتی اور کہتے کہ قرآن کو ساتھ غیر قرآن کے مخلوط نہ کر دینا کہ وہ تو کتاب اللہ نہیں ہیں حضرت نے ان سے فقط تعوذ کر نیکو فرمایا تھا اور خود ابن مسعود اندونون سورتوں کو نماز میں نہ پڑھتے ہزار نے کہا اس باب میں کئی صحابہ میں سے متابعت ابن مسعود کی نہیں کی اور حضرت سیدنا ابوبکر نے ان کا نماز میں بخوبی ثابت ہوا وہ صحف میں کہو گئے ہیں قرطبی نے کہا یہ زعم ابن مسعود کا خلاف جماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے یہی مثل ابن مسعود کے کہا ہر گراہن الانباری نے اسکو رد کیا بعض نے کہا یہ انکار ابن مسعود کا بطور زین تھا جس طرح کہ انہوں نے سورہ فاتحہ کو بھی صحف سے ساقط کر دیا تھا عقبہ بن عامر کہتے ہیں حضرت نے کہا آج کی رات مجھے کچھ آئین اتریں کہ سینے و سی آئین نہیں دیکھیں قل عوذ برب العلق اور قل عوذ برب الناس اسْحِرْجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّزْمِيُّ وَالسَّلَامِيُّ وَعِزُّهُمْ حَدِيثُ ابْنِ اَبِي سَيْدٍ

اس کا کلام
بعض نے کہا
اس کا کلام
بعض نے کہا

تہا مجھ سے فرمایا تو انکو پڑھ سو میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہی تھی **رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ** بہت سی قرار و فقہان کے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ ابن مسعود
 معوذتین کو صحف میں نہ لکھتے تھے شاید انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو
 نہیں سنا یا ان کے نزدیک یہ تواتر نہیں ہو سکا بہر انہوں نے طرف قول جماعت کے رجوع کیا صحابہ نے
 معوذتین کو صحف میں لکھا تھا اور سائر افاق میں بیجا واللہ الحمد ولہ تسبیح حدیث عقبہ بن خالد
 میں پڑھنا حضرت کا معوذتین کو نماز میں اور حکم کرنا ان کے پڑھنے کا وقت نوم و قیام کے اور
 بعد ہر نماز فرض کے نزدیک امام احمد و اہل سنن کے چند حدیثوں میں آیا ہے حضرت نے از
 دو وزن سورتوں کو نماز صبح میں پڑھا ہے ابن کثیر کہتے ہیں **فَصَلِّ بِطَرَفِهَا مَعَهُ وَتَحْقِيقًا**
كَلَّمُوا رِزْعَهُ فَيَقِيدُ الْقَطْعَ عِنْدَ كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ فِي الْحَدِيثِ عَقِبْتُمْ سے کہا تھا کیا نہ
 سکھا دون میں تجھکو تین سورتیں کہ مثل ان کے نہ تورت میں کہ تین اور نہ انجیل وزبور و فرقان
 میں وہ قل ہو اللہ احد و معوذتین ہیں اور جابر سے فرمایا تھا **أَقْرَبُ إِلَيْهِمَا وَلَكِنْ تَقْرَأُ بِمِثْلِهِمَا**
رَدَّاهُ الشَّافِعِيُّ احادیث عائشہ میں تعوذ کرنا حضرت کا ساتھ انکے گھسے جن و انس کی اور
 ہاتھ پیر نا بدن پر دم کر کے کہی طریق سے نزدیک اہل سنن کے آیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ
النَّفَّاثِثِ ۝ وَالْعَقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ ترجمہ تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کو رب
 کی ہر چیز کی بدی سے جو انس نے بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب کھٹ آئے اور بدی
 عورتوں کی جو کہ ہوں میں ہونگین اور بدی سے جو پڑا چاہنے والے کو جب لگی ہونسو **فت** مرادرات کا
 اندھیرا یا چاند کا گمن ہو اور اس میں انگین سب تارکیاں ظاہر باطن کی اور تنگ دستی اور پریشانی اور
 گمراہی نغانات جو مراد جادو گرہین حاسد کی ٹوک لگ جاتی ہے انتہی جابر نے کہا فلق صبح ہے یہی
 قول ہے ابن عباس کا مجاہد و سعید بن جبیر و عبد اللہ بن محمد بن عقیل و حسن قتادہ و قرظی و ابن زبیر و
 ابن جریر نے کہا یسئل اس آیت کو ہے **فَالِقِ الْأَصْبَاحِ** ابن عباس نے کہا فلق خلق ہے ضحاک نے
 کہا ابارتے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ساری خلق سے پناہ مانگین کعب جبار نے کہا فلق ایک جنگل ہے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

ہوئے وکن مہمذا حضرت نے کسی دن بھی انکو معاتب نہ فرمایا بلکہ اللہ ہی نے آپکو شفا بخشی
بخشی زید بن ارقم کہتے ہیں ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم پر جادو کیا چند
روز تک آپ بیمار رہے جب جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ یہود نے تم پر جادو کیا ہے اور کہہ کر میں لڑا
فلان کنوئین میں تمہارے لیے لگائی ہیں حضرت نے کسی کو بھیجا کہ اس سحر کو نکال لے چنانچہ
جا کر لے آئے اور اسکو کہول ڈالا حضرت ہاتھ کڑے ہوئے گویا پابند سے کھل گئے مگر کچھ
ذرا اسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اسکی روبرو کچھ بد خلقی کی بیان تک کہ انتقال ہوا **رواہ النسائی**
عائشہ رضی اللہ عنہا کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا یہاں تک کہ آپ خیال کرتے کہ پاس عورتوں
کے آتے ہیں حالانکہ آتے تھے سفیان نے کہا ایسا سحر بہت سخت ہوتا ہے فرمایا اے عائشہ
تو نے جانا کہ اللہ پاک نے میرے ہنفتا کا کیا فتویٰ دیا میرے پاس مرد آئے ایک سحر کے پاس
بیٹھا دوسرا پاؤں کے پاس چوس کے پاس بیٹھا اس نے کہا اس مرد کا کیا حال ہو دوسرے نے
کہا یہ طہور یعنی سحر ہے کہا اسکو کس نے جادو کیا ہے کہا بید بن عاصم نے یہ ایک مرد تھا نبی کریم
کا یہود کا حلیف تھا اور منافق تھا کہا کس چیز میں یہ سحر کیا ہے کہا سر کے بال درنگہ میں کہا کہا
ہے کہا ایک چمکڑ میں گاہی کے نیچے پتھر کے اند چاہ ذروان کے پھر حضرت اس چاہ پر گئے
اور اس سحر کو نکالا اور فرمایا کہ یہ وہی چاہ ہے جو جو کو دکھایا گیا تھا اسکا پانی ایسا تھا جیسے سچوڑ
حنا کا اور سچوڑ کے نخل ایسے تھے جیسے کہ سر سیاہین کے جب وہ نکالا گیا تو میں نے کہا آپ
اسکو نظر نہیں فرماتے کہا سن اللہ نے مجھے شفا بخشی در میں اس بات کو پس نہیں کرنا کہ کسی
شخص پر شرا انگیزی کر دین **رواہ البخاری** دوسری روایت میں آیا ہے حضرت کو تنخیل ہونا کہ
میں نے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا پھر اس چاہ کو بھرتی کر دیا ابن عباس رضی اللہ
عنتہما عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا یہود نے اسکو
بلا کر گنگھی آپ کے سر کی اور کچھ بال شانے کے لیکر سحر کیا ساحر بید بن عاصم تھا علی نو عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ نے اس چاہ کا پانی نکالا وہ ایسا تھا جیسے کہ ہندی کا رنگ ہو یہ پتھر اٹھایا اور گاہا
نیکالا اس میں ایک گنگھی اور کچھ بال آپ کے سر کے تھے اور ایک تانت بھی اس میں بارہ گز ہیں
ہمیں سوزن زوہ اسپر اللہ نے اندرون سوزن کو نازل کیا ہر ریت پر ایک گزہ کھل گئی

۴
اسکو نظر
نے دیکھا
۵
اسکو بخاری
نہایت
سید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا انفاتات بمعنی ساحرات ہیں دوسرا لفظ
 ان کا یہ ہے کہ نفث وہ منتر ہے جو جادو آمیز ہو حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جس نے کوئی گزہ
 لگائی پھر اُس میں پھونکا اُس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا وہ مشرک ہوا اور جو متعلق ہوا ساتھ
 کسی شے کے وہ اسی کو سونا گیا **أَخْرَجَهُ الْكَسَائِيُّ وَابْنُ مَرْزُوقٍ دُورًا دُورًا** لفظ ان کا یہ ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے فرمایا کیا میں تجھ پر وہ منتر نہ کروں جو جبریل علیہ السلام
 نے مجھ کو کیا تھا میں نے کہا ہاں **بَابِي أَنْتَ وَأُحْيِي فَمَا يَلْبِسُكَ اللَّهُ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يُسَيِّدُكَ مَنْ**
كُلِّ دَاءٍ فَيَكُ مِنْ شَرِّ النَّفَثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمَنْ شَرَّ حَاسِدٍ لَإِذَا أَحْسَدَ تَبِعَ بَارَأْسَ كُوْطِرًا
أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْحَاكِمُ جَوَازٍ فِي دَمِ كَرْنِ اور منتر تو تعویذ کرنے کے مختلف
 ہے جمہور صحابہ و تابعین و من بعد ہم نے جائز کہا ہے جبکہ بطور شرعی ہو بدلیل حدیث عائشہ کہ جب
 کوئی حضرت کے گھر والوں میں بیمار ہوتا تو آپ اُس پر معینات پڑھ کر بھونکتے الحدیث دوسری جماعت
 نقل و نقل کرنے کا تکیہ میں انکار کیا ہے اور بھونکنے کو بنیر رقیق کے جائز کہا ہے علوہ نے کہا منتر
 کرنے والے کو جائز نہیں ہے کہ دم کرے یا کس یا گزہ لگائے نفل نے کہا ہے رقیہ کرنا آیت یا
 حدیث سے جائز ہے نہ سریانی و عبرانی و ہندی سے کہ اس کا اعتقاد حلال نہیں اور نہ اُس پر اعتماد کرنا
 روا ہے حد کہتے ہیں تناسے زوال نعمت کو محسوس ہے آذامد سے مراد یہ ہے کہ حد کو نظر ہر کہے
 بسبب اُس کے عمل آد کرے اور وہ حد اُس کو باعث ہوا بیعت شرعہ ساتھ محسوس کی عمر بن عبد العزیز
 نے کہا ہے **لَمْ أَرَ ظَالِمًا أَشْبَهَ بِالْمُظْلَمِ مَنْ حَاسِدٍ** اللہ پاک نے اس صورت میں حضرت کو
 ارتداد طرف ہتھمازہ کے شر سے جملہ مخلوقات کے کیا عموماً بھولتا بعض شرور کا ذکر خصوصاً فرمایا اگرچہ
 زیر عموم داخل تھا یہ اس لیے کہ ان میں مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک نعتی دوسرا انفاتات
 تیسرا حاسدینوں کو یا بسبب مزید شر کے اس لائق ہیں کہ ان کو الگ الگ ذکر کیا جائے اور سحر
 کو حد پر منت کیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ حد اشر و اشد ہے اور یہ وہ پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ
 آسمان میں ابلیس نے اور زمین میں قابیل نے اللہ تک نافرمانی کی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
 کہا **وَمَنْ تَبِعَ حَاسِدًا لَإِذَا أَحْسَدَ يَعْنِي نَفْسًا مِنْ أَدَمَ وَعَيْتَهُ وَاللَّهُ تَعَالَى عَلِيمٌ بِالضُّوْبِ**

سورہ ناس

اس کوئی شے اور
 ابن سیرین نے لکھا ہے
 ہر جادوگر جو
 اس کو منتر نہ کرے
 اللہ تعالیٰ سے
 جو یہ میں ہے نقی
 دیو سے اور منتر
 والوں کے ہونے
 اور ہر کوئی
 منتر کرنے والے
 ابن ماجہ اور
 اور اس میں سے
 اس کے لئے
 اس کے لئے
 کوئی غلام
 اس کے لئے
 جس وقت کہ
 بیخود نام کا
 یہ اور اس کا
 ہے

یہ چہ آیت ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابن الزبیر نے کہا مدنی ہے حافظ ابن القیم نے
 بدائع الفوائد میں ہیں ورق تک فوائد بدیعہ متعلق معوذتین لکھے ہیں یہ جگہ لائق اس کے بسط
 کے نہیں ہے خصوصاً اس جہت سے کہ تعلق ان کا مذاق اہل علم سے ہے نہ عام مردم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ الْمَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي
 يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
 تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں
 کے بادشاہ کی لوگوں کے مہبود کی بدی سے اس کی جو سنکاری اور چھپ چھپ سے جو خیال ڈالت ہے لوگوں کے
 دل میں جنون میں اور آدمیوں میں **ف** شیطان گناہ پر سنکاری اور آپ نظر نہ آئے حدیث میں
 فرمایا ہے ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی انتہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ تین صفتیں ہیں رب
 عزوجل کی ربوبیت و ملکیت والہیت سو وہ ہر شے کا رب ملک الہ ہے ساری اشیا اوس کی مخلوق
 و مملوک و عبید ہیں اس لیے پناہ گیر کو حکم دیا کہ وہ اس شخص کی پناہ لے جو کہ ان صفات کے ساتھ متصف ہے
 اور یہ پناہ شر و سواس خناس سے یعنی شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر تسلط ہے کیونکہ کوئی ایسا آدمی
 نہیں ہے جس کے لیے ایک قرین نہ ہو جو کہ فواحش کو اس کے لیے زینت نہ دیتا ہو اور اس کی فریب دہی میں
 کوتاہی کرتا ہو محفوظ رہی ہے جس کو اللہ محفوظ رکھے صحیح میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا تم میں کوئی شخص نہیں ہے لیکن اس کا قرین اس پر مقرر ہے کہا آپ پر بھی اسے رسول خدا فرمایا
 مجھ پر بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اعانت کی ہے سو وہ منقاد ہو گیا ہے وہ مجھ کو حکم نہیں کرتا
 مگر خیر کا صحیحین میں اس نرسے قصہ زیارت صفیہ کا حالت اشکاف میں طوطا آیا ہے اس میں یاد کر
 ہی ہے کہ دو انصار نے آپ کو صفیہ سے بات کرتے دیکھ کر چلنے میں جلدی کی آپ نے فرمایا ٹھہرو یہ
 صفیہ بنت جحش ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ اسے رسول خدا فرمایا ان الشیطان یحزرنی من
 ابن آدم حزرنی اللہ میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں کچھ اور آئے ان بن لاکش کا لفظ رفعاً یہ
 ہے کہ شیطان اپنی سوزند دل پر ابن آدم کے رکھے ہوئے ہے اگر اس نے اللہ کا ذکر کیا تو سرک جاتا ہے
 اور اگر بھول گیا تو وہ دل کو لقمہ بنا تا ہے یہ ہے سواس خناس دو آہ ابو یوسف **ا** وَهُوَ عَرَبٌ ابْتِیْمٌ

شیطان آدم
 کی داد کے
 جو شیطان
 کے آدمی ہے
 اس
 کی صفات
 کیا اور وہ ہے

کہتے ہیں کہ میں ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ردیف تھا لگہ ہے نے ٹھوکر کھائی میں نے کہا
 شیطان ہلاک ہو فرمایا تو لعنہ اللہ علیہ شیطان نہ کہو کیونکہ جب تو یہ کہے گا تو وہ آپ کو بڑا سمجھے گا اور کہے گا
 میں نے اپنی قوت سے اسکو بچھا دیا ہے اور جب تو بسم اللہ کہے گا تو وہ چھوٹا ہو کر مثل کہئی کے
 ہو جائے گا لقرآن یٰ اَحْمَدُ وَاَسْنَادُکَ جَيِّدٌ قَوِّیْ اَسْ مِنْ لَیْلِ هِیَ اس بات پر کہ دل جب اللہ
 کو یاد کرتا ہے تو شیطان چھوٹا اور مغلوب ہو جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو بڑا اور غالب
 بن جاتا ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے کہ تم میں جب کوئی شخص مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان
 اگر اس کو اشتباہ میں ڈالتا ہے جس طرح کہ آدمی اپنے دایہ کو دیتا ہے پہر جب وہ اس کے لیے ساکن
 ہوا تو اس کو زندق کرتا ہے یا لگام لگاتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور تم یہ حال دیکھتے ہو من زندق ما کل
 ہوتا ہے اللہ کا ذکر نہیں کرتا بلکہ مومنہ کہو لے ہوتا ہے وہ بھی ذکر اللہ عزوجل بجا نہیں لاتا لقرآن بہ احمد
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے معنی میں وسواس خناس کے کہا ہے کہ شیطان دل پر آدم کے جا تم ہے یعنی
 جاس پہر جب اس نے سہو و غفلت کی شیطان نے وسوسہ ڈالا پہر جب اس نے اللہ کا ذکر کیا شک
 جاتا ہے یہی قول ہے مجاہد وقتا وہ کا سیلکان والد معتمر نے کہا میں نے سنا ہے کہ شیطان یا وسواس
 دل میں بنی آدم کے وقت حزن و فرح کے نقب لگاتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو چل دیتا ہے
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا وسواس سو مراد شیطان ہے وہ حکم کرتا ہے جہاں اس کا کہنا مانا وہ اس بڑا یہ
 وسوسہ خاص صدور بنی آدم میں کرتا ہے یا جن انس و نون میں اس میں اختلاف ہے اول ظاہر
 ہے اور دوسرے قول یہ گویا لفظ ناس میں جن بھی داخل ہیں غلیبیا ابن حجر نے کہا ان کے
 حق میں استعمال رجال الجن کا آیا ہے تو پھر اطلاق لفظ ناس میں جن پر کچھ جدت و
 بدعت نہیں ہے لفظ من الجن والناس کہ نبرہ تفصیل یوسوس فی صدور الناس کے ہے۔
 مقوی قول ثانی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وسوس کہی انس ہوتا ہے اور کہی جن مراد شیاطین
 جن و انس ہیں لکھا قال تعالیٰ وَکُنْ لَکَ جَعَلْنَا لَکَ نَجْمٌ عِدَّةً وَاَشْيَا طِیْنِ الْاِنْسِ وَ
 الْجِنِّ یُورِثُ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْفَوْکِ عَرُودًا ابوداؤد کہتے ہیں میں پاس حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ مسجد میں تھے میں بیٹھ گیا فرمایا اے ابانہ تو نے نماز پڑھ لی ہے میں نے کہا
 نہیں فرمایا اگچھ کار پڑھ میں نے ادا ٹھکر کر نماز پڑھی پہر بیٹھ گیا فرمایا اے ابانہ تعوذ باللہ من شر

شیطان
 ایک سورہ
 اسی کو کہتے ہیں
 نے نفا اور اسناد
 اسکا قوی ہے
 سے زندق
 جانے زندق و
 زندق حلقہ
 تو فتح تک
 اللہ کی سب سے
 خیال شدہ
 فتح جاحد امام
 اور اسکا
 ہم نے کچھ
 سے آدمی اور
 جن بائیس
 بعض کی طرف
 کی بائیس
 ہیں فریب
 سے اللہ
 میں آگے
 اور

شیاطین اوانس والجن میں نے کہا کیا شیاطین انس ہی ہوتے ہیں فرمایا ہاں میں نے کہا اے
رسول خدا نماز کا کیا حال ہے فرمایا بخیر موصوہ ممن شاک اقل ومن شاک اکثر یعنی ایک
بہتر چیز تنجوز کی گئی ہے جس کا جی چاہے کم پڑے جس کا جی چاہے زیادہ کرے میں نے کہا روزہ
کا کیا حال ہے فرمایا فرض حجزی و عید اللہ عزید یعنی ایک فرض ہے جو کفایت کرتا ہے
اور اللہ کے پاس زیادہ تر ہے میں نے کہا صدقے کا کیا حال ہے فرمایا اضعاف مضعاف
یعنی چند در چند ہے میں نے کہا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جھگڑ من مقبل او مسر الے
فقیر یعنی جو باوجود قلت کے دیا جاوے یا چھپکے سے کسی فقیر کے حوالہ کیا جاوے میں نے
کہا اے رسول خدا کون سی نبی سے پہلے تھے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام میں نے کہا کیا وہ
نبی تھے فرمایا ہاں نبی مکمل تھے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے بات چیت کی ہے میں نے کہا رسول
کتنے ہوئے کہا تین سوا در کچھ اور پیردن پندرہ اوپر تہائے میں نے کہا آپ پر جو اوہرا ہے
اُس میں نضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم رواہ احمد و
النسائی وقد اخرج لهذا الحدیث مطولا جدا ابو حاتم و ابن ماجہ و صحیح
بطریق اخر و لفظ اخر مطولا جدا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا اور کہا اے رسول خدا میں نے جی میں ایسی بات کرتا ہوں کہ اگر آسمان سے
گر پڑوں تو یہ مجھ کو دوست تر ہے اس سے کہ وہ بات مومنہ سے نکالوں فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر
الحمد لله الذی رد کبدہ الی الوسوسۃ رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی ابن کثیر
نے کہا اخر التفسیر واللہ الحمد والمنة والحمد لله رب العالمین انتہی
فتح البیان کا بیان ناسخ یہ ہے کہ رب کے معنی ہیں مرتبی مصلح احوال اللہ سایہ مملوق کا رب
پھر جو اس جگہ رب لئناس فرمایا تو اس لیے کہ دلیل ہو شرف ناس پر اور نیز اس لیے کہ یہ متعاذہ
اوسی شرف سے ہے جو صدور ناس میں واقع ہوتا ہے ملک الناس میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ
پادشاہی کچھ ویسی بادشاہی نہیں ہے کہ جس کے ہاتھ کے نیچے مالیک ہوتے ہیں بلکہ اُس کی
سلطنت قاہرہ و مملکت کاملہ سب پر فائق ہے الائناس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اُس کی
ربوبیت کے ساتھ معبودیت والوہیت بھی لگی ہوئی ہے جو کہ مقتضی ہے قدرت تبارک و تعالیٰ

اس کے سوا کوئی
لاؤن خیار علی
نہیں معذہ ہے
مخلوق کو کھلتے
والا میں کا حوالہ
نہ آئی نے روایت
کیا اس وقت
کیا اس وقت
طول درازا ہوا
یہ روایت کیا ہوا
جہاں نے ابی جحیف
ابو طریق ابو طریق
سے لیا لیل کرے
سے لیا حدیث
ہے اللہ تعالیٰ
ہے اس حدیث
ہے جس نے شیطان
کے قیود و خیار کی
ہی کہ اس کا
ابو داؤد اور ابی
روایت کیا ہے
یہ فتح البیان میں
کا در حدیث اور
اس کا اور
اس کے لئے

کلی پر ساتھ ایجاد و اعدام کے اور کبھی رب ملک ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جیسے رب اللہ اور
 رب المتاع و مہنتہ قولہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِرَبِّہُمْ وَ رُحْبًا لِنَفْسِہُمْ اَزْ بَابِ اَمِّنْ دُونَ اللّٰہِ
 اس لیے بعد رب کے ذکر ملک کا کیا پہر کبھی کوئی ملک الہ ہوتا ہے اور کبھی نہیں اس لیے بعد ملک
 کے الہ الناس ہی فرمایا کیونکہ یہ نام مبارک خاص ہے ساتھ اس کی وصف میں کوئی اس کے شریک
 نہیں ہے رب کے نام سے شروع کیا یہ نام اس کا ہے جو کہ اوائل عمر انسان سے تا بلوغ و عقل قائم
 یہ تدبیر و صلاح ہے تاکہ آدمی دلیل سے یہ پہچان لے کہ میں ایک بندہ مملوک ہوں رب ملک کا پہر
 جب یہ بات جان لی کہ اس کی عبادت مجہد پر واجب ہے اور میں ایک عبد مخلوق ہوں اور وہ الہ
 معبود ہے تو اکب الہ الناس ہونا اس کا روشن ہو گیا مگر لفظ تاس میں اظہار مزید شرف کا ہے کہ بار بار
 اُن کا نام لیا یا مردناس اول سے اطفال اور ثانی سے شباب اور ثالث سے شیوخ ہیں در چہارم سے
 صاحبین اور پنجم سے مفسدین مکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہیں ہے یہ کلام نسفی کا قبیل اطائف
 بیان سے ہے نہ تفسیر قرآن و سواس سے مراد و سوسہ انداز ہے و سوسہ کہتے ہیں حدیث نفس کو
 بعض نے کہا و سواس نام ہے فرزند شیطان کا جناس کے معنی میں کثیر التاخر مجاہد نے کہا بندہ
 جب اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے تو شیطان منقبض ہو جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو دل پر منبسط
 ہو جاتا ہے بسبب کثیر الاختفار ہونے کے جناس نام ہوا ظاہر یہ ہے کہ مطلق ذکر خدا کا طرد
 شیطان کرتا ہے اگرچہ بطور استعاذہ نہ ہو اللہ کے ذکر کرنے میں فوائد جلیلہ ہیں جن کا حاصل فوز بخیر
 دارین ہوتا ہے شیطان کی ایک سونڈ ہے جیسے خرطوم کلب وہ انسان کے سینے میں رکھے
 رہتا ہے جہاں آدمی اللہ کے ذکر سے غافل ہوا اسی وقت و سوسہ کہا اور جہاں اللہ کو یاد کیا
 گھٹ گیا مقابل نے کہا شیطان بصورت خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگوں میں دوڑتا چھتا
 ہے اللہ نے اس کو انسان پر مسلط کیا ہے و سوسہ اس کا ہی ہے کہ وہ آدمی کو اپنی طاعت کی طرف
 مگلتا ہے چہی بات سوچے چکے یہاں تک کہ وہ بات اس کے دل میں اتر جاتی ہے بغیر آواز و
 کے پہر فرمایا کہ یہ شیاطین دو طرح کے ہیں ایک شیاطین جن بے سینوں میں و سوسہ انداز ہوتے
 ہیں دوسرے شیاطین الانس اُن کا و سوسہ لوگوں کے سینوں میں یوں ہوتا ہے کہ یہ آپ کو
 سامنے آدمی کے ناصح مشفق ظاہر کرتے ہیں جو بات کہ شیطان کی و سوسے سے جی میں پڑتی ہے

لے اے
 اس کا ذکر ہے
 چہ فرمائے
 کہ انہوں نے
 اپنے اہل راہ
 درویشین خدا
 جالیے اسکو
 چھوڑ کر مارا

ویسے ہی اثر ان کی بات کا انسان کے جی میں ہوتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ دوسرے شیطان کا صدور
 انسان میں طرف سے جنہ اور طرف سے ناس کے ڈالتا ہے بعض نے کہا لفظ ناس میں انس و جن
 دونوں مندرج ہیں اس دلیل سے کہ کچھ نافر جن آئے تھے ان سے پوچھا تم کون ہو کہا ناس
 صَنِ الْجِنَّ یعنی ہم لوگ جن ہیں اور اللہ نے ان کا نام رجال رکھا ہے کَانَ رَجَالًا مِّنَ
 الْاِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنَّ احسن یہ کہ مراد استعاذہ ہے شر و سواس و شر ناس
 سے شیطان جن سینوں میں دوسرے کرتا ہے اور شیطان اس علامت آتا ہے قتاوہ نے کہا جن و
 انس دونوں میں شیطا میں ہوتے ہیں فَتَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْطَانِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بعض نے
 کہا شیطان جس طرح کہ انسان کے صدر میں دوسرے ڈالتا ہے اسی طرح جن کے صدر میں دوسرے انداز
 ہوتا ہے واحد جنہ ہے جس طرح کہ واحد انس انس ہے مکن قول اول ارجح اقوال ہے یہ بیان
 تذکرہ ثقلین ہے ان کو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دونوں سے استعاذہ باللہ کرے گا اس سے
 محن دنیا و آخرت مرفوع ہو جائیں گے ابن عباس کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
 تھا کہ کون عمل اللہ کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا الحال المرئی کہا گیا ہے فرمایا اَلَّذِي يَصْرَفُ مَرَجَ
 اَوَّلِ الْقُرْآنِ اِلَى الْاٰخِرِمْ كَلَّمَا حَلَّ اَرْتَحَلَ اَخْرَجَبُهُ الرَّجُلُ مَعِيْ يَمْنَةً وَهُوَ مَخْضُ عَالٍ مَرْتَحَلٍ
 جو قرآن کریم کو اول سے آخر پڑھتا ہے جب پڑھ چکتا ہے تو پھر اول سے اس کو شروع کرتا ہے
 اس سے معلوم ہوا کہ جب تلاوت قرآن کریم کی ختم کرے تو پھر اسی وقت اول قرآن کو پڑھے
 اس نیت سے کہ پھر دوبارہ سے بارہ الی غیر النہایہ ہمیشہ ایک بار ختم کر کے دوسری بار پڑھتا ہے
 کہی تلاوت کتاب اللہ کی ترک نہ کرے اس میں ناظرہ خوال اور حافظ قرآن دونوں شامل داخل
 ہیں یہ اس لیے کہ تلاوت کتاب سے بڑھ کر کوئی عمل خیر نہیں ہے یہ تلاوت شامل ہے انواع ازکار
 اور دعوات پر اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر بھی آیا ہے فضائل
 کتاب عزیز کے بے حساب ہیں علمائے ان فضائل کو کتب مستقلہ میں لکھا ہے اور خود
 کتاب سنت متضمن ہیں فضیلت سور و آیات کثیرہ پر اس بار سے میں رسالہ فصل الخطاب
 فی فضائل الكتاب ایک عمدہ بیان شافی و نصیح کافی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق دستگیر ہو کر

سے آدمی
 جنوں کا بنا
 چاہتا ہے
 سلسلہ
 بس پناہ
 ہنگامہ
 جنوں اور
 آرزوں
 سے

قرآن مجید کے ہوتے ہوئے کسی کتاب کی حاجت نہیں ہے یہی ایک کتاب ہر کتاب کے
کتاب والے کو کفایت کرتی ہے و نعم تامل

اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن میں

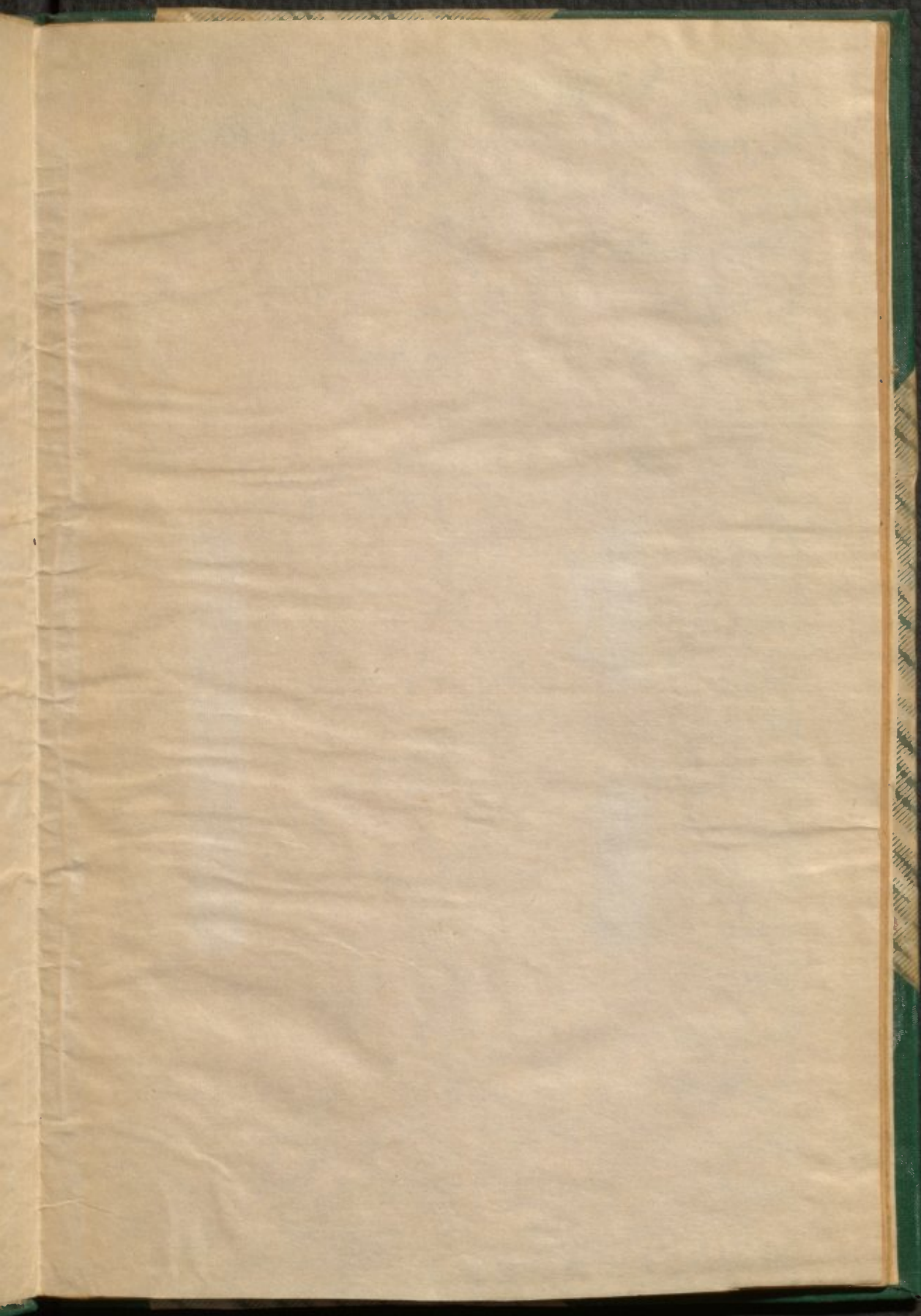
الحمد لله اولاً و آخراً و صلى الله تعالى على خير خلقه محمد و آله و صحبه و سلم
ترجمہ پہلے پیچھے سب اللہ کی تعریف ہے اور اللہ کا درود اس کے چنے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم پر اور آپ کی اولاد اور یاروں پر اور اس کا سلام۔

نے نظیر اور نئے مثل کتاب صحیح البخاری مترجم بہ نام مع حوا جدیدہ مفیدہ
ترجمہ مولود حید الزمان صاحب المناجی طوبی وقار نواز جنگ بہا ساکن حید آباد کن مترجم صحیح

ہمارے اصحاب محض نہیں کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور محض خدمت احادیث سید سلیمان
اشاعت علوم خاتم النبیین کے لیے وضع ہوا ہے چنانچہ سب کتب حدیث کا ترجمہ اردو (جو عوام اسل
کو حدیث کا مطلب چھپا ہے) اسی کارخانہ کی بدولت تمام ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے صرف ایک اصححہ الکتب
بعد کتاب اللہ صحیح البخاری (جس کی جلدات پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے) باقی تہی اس کا ترجمہ
حسب منشا نہیں ہوا تھا الغرض یہ تعالیٰ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سلم المناجی
نواب وقار نواز جنگ بہا نے (جو مترجم لائٹنی ہیں اور جنہوں نے صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و نسائی و
موطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث کے تراجم نہایت سلیس و مطلب خیر تالیف کیے ہیں اور یہ تراجم ہمارے
کارخانہ میں طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں) اس کتاب طویل مسلم الثبوت کا ترجمہ نہایت مختصر و مطلب خیر مع
فوائد ضروریہ تالیف فرمایا ہے اور ہمارے کارخانہ خادم حدیث نے اس کو نہایت خوش خط عمدہ نیز
کاغذ پر پارہ پارہ علیحدہ لوح و ماٹریکل پیچ کے ساتھ چھپا ہے قرآن مجید کی طرح اصل کتاب صحیح ترجمہ
الابواب اسانید و تعلیقات جلی قلم سے خوش خط با اعراب کبھی گئی ہے کسی قسم کا انتخاب و مختار
کیا گیا اور بین السطور نیز بہ مطلب خیر اور حاشیہ پر ضروری فوائد چڑھائے گئے کاغذ عمدہ لگا گیا

ترجمہ کی خوبی و عمدگی میں تو کسی کو کلام نہیں کیونکہ مولانا غم فیضہ کا مترجم لاشانی ہونا تمام مہندران
 میں مانی ہوئی بات ہے۔ کاغذ چکنا ولایتی اعلیٰ قسم کا دبیز اور اصل کتاب کی سطریں رنگین ہیں
 کامل کتاب ہر تیس پارہ کی قیمت رعایتی بائیس روپیہ آٹھ آنہ مقرر ہے۔ پارہ پارہ ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت
 رعایتی ۱۲ روپیہ پارہ فروخت کیا جاتا ہے محصول ڈاک وغیرہ اخراجات خریدار کے ذمہ ہوں گے
 اب ناظرین کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواب خرید فرما کر کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور خود کتاب
 کے مطالعہ سے مشرف ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ نے اس کتاب کے پیش
 والے کے حق میں دعا فرمائی ہے اور امام بخاری رحمہ تعجب الدعوات تھے تو ان کی یہ دعا ہی بفضلہ
 تعالیٰ ضرور قبول ہوئی ہوگی۔ روایت ہے کہ امام بخاری رحمہ نے دو مرتبہ دعا کی تیر بہدف کی طرح قبول
 ہوئی امام بخاری رحمہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے دعا کرنی جو پڑھی کہیں میری نیکیوں کا ثواب
 کم نہ ہو جائے اور اس کتاب کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ اس کتاب کا پڑھنے والا حلال
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب کا پڑھنے والا ہوتا ہے چنانچہ ابوسہل محمد بن احمد مروزی سیب اسناد
 مروزی ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو زید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں رکن اور مقام کے پچھ میں کھڑا
 تھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا ابوزید تو کتب تک شافعی رحمہ کی
 کتاب پڑھاوے گا اور میری کتاب نہیں پڑھتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کون سی کتاب
 ہے آپ نے فرمایا جامع صحیحین بخاری کی پس سجدہ لینا چاہیے کہ جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دیں اس کے پڑھنے میں کیا کچھ سعادت ہوگی۔ ہر مسلمان کو لازم
 ہے کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور اب جو اس سعادت کا حاصل کرنا ایسا سہل
 ہو گیا ہے کہ اتنا ذکی ہی حاجت نہیں جلی خوش خط کتاب لکھی گئی ہے۔ حرف پر اعراب لگایا
 گیا ہے اور کلمہ کلمہ کے نیچے معنی ہندی باحاورہ مطلقہ نیز لکھا گیا ہے اور جہاں طلب ترجمہ سو واضح
 نہیں ہوا وہاں مختصر سا فائدہ حاشیہ پر لکھ کر طلب کھول دیا گیا ہے۔ پس اب جو شخص اس سعادت عظیم یعنی رسول اللہ
 کی کتاب پڑھے اور امام بخاری کی دعا خیر کا فیض حاصل کرنے سے محروم ہے وہ تمی اس کے حال پر کمال فوسوسہ
 ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ضرور خریدیں اور اوروں کو ترغیب دیکر ثواب حاصل کریں کتاب تہذیب سوسلوگ

المستشرق احمد پسر شیخ محمد علی الدین محمد ناجی کتب بازار کشمیری مالک طباطبائی



tibb va arba qul.

